اشاعت کا انتیسواں سال
29
TWENTY NINE YEARS OF PUBLISHING

اپریل 2021

ماہنامہ

ولی اللہ

ارمغان

رمضان کریم

مبارک علیکم الشہر

کل عام وانتم بخیر

ہر لمحہ حصولِ رحمت اور ایمان کی تازگی

RAMADAN KAREEM رمضان کریم

ARMUGHAN, PHULAT
Muzaffar Nagar-251201 (U.P.)

پھلت، ضلع مظفرنگر (یوپی)
www.armughan.net

جمعیت شاہ ولی اللہ
JSW
Jamiat Shah Waliullah

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ماہنامہ

ارمغان

ولی اللہ

جلد ۲۹ شمارہ ۴ اپریل ۲۰۲۱ء مطابق شعبان ۱۴۴۲ھ

سر پرست :
حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی

مجلس مشاورت
☆ مولانا محمد طاھر ندوی
☆ مولانا محمد اقبال قاسمی
☆ مفتی محمد ھارون مظاھری

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں
ہر قسم کی چارہ جوئی کیلئے مظفرنگر کی عدالت سے رجوع کیا جائے

مدیر
وصی سلیمان ندوی

پتہ
دفتر ارمغان
پھلت ضلع مظفر نگر
Phulat, Distt. Muzaffar Nagar
251201 (U.P.) INDIA
Mob : +91-7060450315
9359774316 , 9412411876
e-mail : arm313@gmail.com
armuganphulat@yahoo.com
Website: www.armughan.net

سرکولیشن انچارج: محمّد حنیف قاسمی
سرکولیشن منیجر : عبدالقدیر انصاری
مشیر اعزازی: ایوب بھائی بارڈولی والے

چیف رپورٹر : محمد ادریس قریشی
مشیر قانونی : امجد علی ایڈوکیٹ
موبائیل : 9897354040

زرتعاون

❖ فی شمارہ 25 روپے ❖ سالانہ 300 روپے ❖ سالانہ رجسٹرڈ ڈاک سے 500 روپے
❖ اعزازی تعاون 1000 روپے ❖ بیرونی ممالک سے 30 امریکی ڈالر ❖ لائف ممبرشپ 8000 روپے (برائے ۲۰ سال)

پرنٹر پبلشر محمد ادریس قریشی نے ڈیلکس پریس راج مارکیٹ مظفرنگر سے چھپوا کر جمعیت شاہ ولی اللہ کیلئے پھلت ضلع مظفر نگر سے شائع کیا
(مدیر: وصی سلیمان ندوی)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرس

☆	(اداریہ)	وصی سلیمان ندوی	۳
☆	آیئے اس باررمضان کا استقبال......	مولانا محمد کلیم صدیقی	۵
☆	رمضان المبارک اور معمولات نبوی ﷺ	مولانا رفیع الدین حنیف قاسمی	۱۳
☆	گاہے گاہے بازخواں....	مولانا محمد کلیم صدیقی	۱۷
☆	نسیم ہدایت کے جھونکے (انٹرویو)	احمد اواہ ندوی	۲۴
☆	دعوتی سوالات اور میرے جوابات	جناب ریاض موسی ملیباری	۲۸
☆	زکوۃ کیسے ادا کریں؟	مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی	۳۲
☆	ماہ رمضان (نظم)	جناب عرشی کلیری	۳۴
☆	تعارف جامعہ	ادارہ	۳۵
☆	خبروں کی دنیا	محمد ادریس ولی اللہی	۳۷
☆	فقہی مسائل	مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی	۳۸
☆	آخری صفحہ	مولانا محمد کلیم صدیقی	۴۰

اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت **اپریل** سے ختم ہورہی ہے، رسالہ کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے دفتر کو اطلاع دیں یا فوراً رقم ارسال فرمائیں۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اداریہ

رمضان المبارک کا پیغام

ہندوستانی مسلمان موجودہ زمانہ میں جن حالات سے دوچار ہیں، اس کا اندازہ ہم میں سے ہر کسی کو ہے، سیاسی سماجی میدانوں میں ہماری بے وقعتی، بے کاری اور مہنگائی، کرونائی حالات، معاشی پس ماندگی، ملک میں بسنے والی دوسری اقوام کے جارحانہ حملے، تعلیمی اداروں کی تالہ بندی، اور ایک طرح کی مجبوری اور بے بسی کے حالات سے ہم واقف ہیں، ایسے حالات میں رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہمارے دروازوں پر دستک دے رہا ہے، اور اپنے انعامات ونوازشات کی سوغات لے کر ہمارے سامنے کھڑا ہے۔

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ مسلمانوں کے تمام ملی اور قومی مسائل، اور ان کی تمام تر مشکلات دور ہونے کا تعلق جہد مسلسل، عمل پیہم اور منصوبہ بند طریقہ کی جدوجہد کے ساتھ، رجوع الی اللہ، توبہ وانابت، اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوجانے سے ہے۔ رمضان المبارک کا یہ موقع ایک بار پھر ہمارے سامنے ہے، اور اس کا ہم سے مطالبہ ہے کہ اللہ کے بندے، ایک بار پھر اس کے سامنے حاضری دیں، اور رمضان کی بے پایاں رحمتوں سے اپنا دامن مراد بھر لیں۔

رمضان کا بابرکت مہینہ عبادات وریاضات، طاعات اور اعمال صالحہ کا موسم بہار ہے، یہ مہینہ اللہ تعالی کی عنایات ونوازشات اور رحمتوں کے مسلسل نزول کا بھی ہے، یہ احتساب نفس اور اپنی ذات کی اصلاح وتعمیر کا موسم بھی ہے، اور قوت فکر وعمل میں اضافہ کرنے کا ایک سیزن بھی، یہ انسانی ہمدردی، غم خواری، بقائے باہمی، رحم دلی، خداترسی اور اعلی انسانی صفات کے فروغ دینے کا زمانہ بھی ہے، اور برائیوں سے بچنے، غلط عادات واطوار کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دینے کا موقع بھی ہے، اور ان سب سے بڑھ کر اپنے رب کو راضی کرنے، اس کے سامنے سرنیاز خم کرنے، اس کے احکام کی پابندی کا اقرار کرنے، اور اسے اپنی پوری زندگی میں مطاع، محبوب، حاکم، اور معبود مان کر سب سے برتر تسلیم کر لینے کی مشق کا زمانہ ہے۔

اس ماہ کی بے شمار خوبیاں اور بے حد وحساب فضائل ومناقب ہیں، یہ مہینہ ایک مومن کے لئے گناہوں کی بخشش ومغفرت اور نیکیوں اور بھلائیوں کے حصول اور رضاءِ رب کے جویا حضرات کے لئے ایک سیزن اور اللہ کو راضی کرنے، منانے اور اپنے گناہوں کو بخشوانے کا بہترین موقع ہے۔ اس ماہ میں اللہ کی رحمت بارش کی طرح برستی ہے، اور دریاؤں کی روانی کی طرح خطہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

زمین پر پھیل جاتی ہے، قدردانوں کو مغفرت کا پروانہ عطا ہوتا ہے اور جہنم کی آگ سے آزادی ملتی ہے، خیر کے طلب گار آگے بڑھائے جاتے ہیں، شر کے متلاشی پیچھے ہٹائے جاتے ہیں، عام عبادتوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر کر دیا جاتا ہے۔ اور اس پورے ماہ میں مومنوں کے لئے جنت سجائی جاتی ہے۔

عموماً دیکھا یہ جاتا ہے کہ ہم اس مہینہ کو کھانا پینا ترک کر دینے تک محدود رکھتے ہیں، اور کچھ خاص عبادات جس کا ہمارے ماحول میں رواج ہوتا ہے ان کی ادائیگی کی فکر کرتے ہیں، اس کے علاوہ روزہ کے جو بے شمار مقاصد ہیں ان تک نہ ہماری نظر جاتی ہے اور نہ ہم ان کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں، اس لئے بظاہر روزہ کے جو فوائد ہمارے ذہنوں میں موجود ہیں اور جن فتوحات کی اس مہینہ کے گذرنے کے بعد توقع ہونی چاہئے، وہ حاصل نہیں ہو پاتے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم روزہ کے اور اس ماہ مبارک کے تمام فوائد ومنافع نگاہ میں رکھ کر اس ماہ کا پروگرام وضع کریں اور اس کی تمام پہلوؤں سے رعایت کر کے اس کی لذتوں سے شادکام ہوں۔ ہم اس ماہ میں ہمدردی وغم خواری کی مسلسل مشق کریں جو ہمیں رمضان کے بعد بھی انسانی ہمدردی پر آمادہ رکھ سکے، ہم عبادات میں اتنا انہماک رکھیں کہ رمضان کے بعد بھی عبادات کی ادائیگی ہم پر سہل وآسان ہو، طاعات وعبادات کی لذت سے سرشار کر کے، اپنے نفس کو شہوانی خواہشات وجذبات سے محفوظ کرنے پر اتنا قابو پیدا کر لیں کہ پورے سال ہم پر نفسانیت حاوی نہ ہو سکے، اس ماہ میں کچھ بری عادتیں ترک کر کے آئندہ کے لئے ان سے ہمیشہ کے لئے باز رہنے کی فکر کر لیں اور تقویٰ کی وہ کیفیت جو روزہ کا اصل منافع اور ثمرہ ہے ہم اس ماہ میں اس کو خود پر طاری کرنے کی اس طرح فکر کریں کہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کی فہرست میں متقین میں کیا جانے لگے۔

رمضان المبارک کی قدردانی کا حق یہ بھی ہے کہ ہم اس ماہ میں اپنی تجارتوں اور دنیاوی کاموں میں کچھ نہ کچھ تخفیف کر کے زیادہ وقت عبادات واذکار اور تلاوت قرآن وغیرہ میں صرف کریں، اپنی عمومی مشغولیات میں جو چیزیں لایعنی کے دائرہ میں آتی ہیں ان سے پورا اجتناب کریں، بلکہ غیر ضروری کاموں میں بھی تخفیف کر کے اس وقت کو اپنی ذات کی تعمیر پر صرف کریں، خاص طور پر مساجد میں غیر ضروری شور ہنگامہ، افطار وسحر کے وقت لاؤڈ اسپیکر کا بے محابا استعمال، بازاروں اور ہوٹلوں میں بے ہنگم بھیڑ نہ صرف رمضان کے ان مقاصد کے خلاف ہے، بلکہ اس سے اسلام کی غلط تصویر لوگوں کے ذہنوں میں جاتی ہے۔ اس لئے اس طرح کے کاموں سے احتیاط بھی ضروری ہے۔

آخری گذارش یہ ہے کہ اس موقع پر ہمارے قارئین اور کرم فرما، اپنی اس دینی دعوتی تحریک جمعیت شاہ ولی اللہ پھلت اور اس کے دینی اورادبی ترجمان، ماہنامہ ارمغان اور اس کی ٹوٹی پھوٹی دینی دعوتی خدمات کی قبولیت کے لئے دعا فرمائیں، اور پہلے سے زیادہ توجہ کے ساتھ اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہیں۔

وصی سلیمان ندوی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آیئے اس بار ماہ رمضان کا استقبال

ماہ تعارفِ قرآن اور عظمتِ قرآن بنا کر کریں

مولانا محمد کلیم صدّیقی

رحمٰن ورحیم رب کی طرف سے، جو بے نہایت و لاتعداد نعمتیں اس کے بندوں پر، بلکہ رب کائنات کی مخلوقات پر، بارش کے قطروں اور ریت کے ذروں سے زیادہ، مسلسل برستی اور عطا ہوتی رہتی ہیں، جن کے بارے میں خود کریم رب کا ارشاد ہے:

وان تعدّ وا نعمة الله لاتحصوھا

(اگر تم اس کی نعمتوں کو گننا چاہو تو شمار نہیں کرسکتے)

ان تمام نعمتوں اور انعامات میں سب سے عظیم المرتبت اور سب سے مہتم بالشان نعمت، علم قرآن ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ خالق ارض وسماء نے اپنے ازلی اور ابدی منشور قرآن مجید میں ایک اہم سورت ''سورہ رحمٰن'' نازل فرمائی، اس سورہ مبارکہ میں خود خالق کائنات نے جس نے ساری مخلوق پیدا فرمائی ہے اپنی صدر اور خاص نعمتوں کی ایک فہرست گنوائی ہے، نعمت کا ذکر فرماتے جاتے ہیں اور بار بار ارشاد ہوتا ہے:

فبایّ آلاء ربّکما تکذّبان

جیسے کوئی ماں اپنے بچوں کو ماما سے سمجھاتی ہے کہ پیارے بچو! ہم نے تمھارے ساتھ یہ احسان کیا، تمھارے کپڑے بنوائے، تمھیں پکنک پر بھیجا، تمھیں آئس کریم کھلائی، نئی سائیکل خرید کردی ، تم ہماری بات نہیں مانو گے؟ تو ان صدر نعمتوں میں خود خالق کائنات نے، جس سے زیادہ اپنی نعمتوں کا مقام اور قدر و قیمت کون جان سکتا ہے، اس فہرست میں عنوان لگایا:

الرّحمن ، علّم القرآن

وہ مشفق ومہربان جس نے قرآن سکھایا

خلق الانسان، (انسان کو پیدا کیا)

انسان پیدا نہیں ہوتا تو نعمتوں سے کیسے فائدہ اٹھاتا، مگر تخلیق اور پیدائش کی نعمت کو بعد میں ذکر کیا، پہلے نمبر پر قرآن کریم کے علم کا ذکر کیا۔ جب کوئی فہرست بنائی جاتی ہے تو سب سے اہم شخصیت یا شے کو سب سے اول نمبر پر رکھا یا لکھا جاتا ہے، مدارس کے اجلاس ہوتے ہیں تو ہم اشتہار بناتے ہیں، اس میں بہت سے علماء اور شعراء کے نام ان کے القاب وآداب کے ساتھ لکھے رہتے ہیں، مگر ایک جلی اور موٹی لائن میں اشتہار کے ماتھے پر صدر جلسہ کا نام لکھا رہتا ہے، زیر صدارت مفکر اسلام، یا فدائے ملت ، یا صدیق دوراں، فلاں فلاں...قرآن مجید کی سورہ رحمٰن کو پڑھنے سے ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ ساری نعمتیں زیر صدارت صدر الصدور نعمت عظمٰی نعمت علم قرآن۔

حدیث پاک سے بھی عظمت علم قرآن کی اس بات کی تائید ہوتی ہے، امام احمد بن حنبل نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی بندہ کو علم قرآن سے نوازا، اس نے کسی دوسرے شخص جس کو قرآن مجید کے علاوہ کوئی دوسری نعمت دی گئی، کوئی عہدہ یا بادشاہت دے دی گئی، بڑی دولت سونا چاندی کے انبار عطا کئے گئے، اچھی صورت دی گئی، بڑی شہرت دی گئی، یا کوئی بھی دینی یا دنیاوی نعمت دی گئی، اس کو رشک کی نگاہ سے دیکھا، تو اس نے اس نعمت عظمٰی کی توہین کی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

جو میں نے اپنے فضل خاص سے اس کو عطا فرمائی تھی۔

گویا اللہ کی کائنات میں اللہ کے بندوں کے لئے قرآن مجید کے علم سے زیادہ اہم اور عظیم نعمت دوسری کوئی نہیں۔اس کی ایک عقلی توجیہ بھی ہے، خالق کائنات رب کریم نے انسان کی فطرت اور مزاج ایسا بنایا ہے کہ اس کے پاس کوئی قیمتی سے قیمتی شی اور نعمت موجود ہو، اگر اس کو اس کے استعمال کا صحیح طریقہ اور ضابطہ معلوم نہ ہو تو وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، بلکہ یہ نعمت اس کے لئے زحمت اور کبھی کبھی ہلاکت کا ذریعہ بن جاتی ہے، مثلاً کسی سے مہنگی گاڑی ہم نے ایک کروڑ روپئے میں خریدی اور ہمیں ڈرائیونگ کے اصول اور ضابطے معلوم نہیں ہیں، ہم اس گاڑی کو لے کر چلانے لگیں تو خود بھی مریں گے اور کتنے ہی لوگوں کی ہلاکت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ قیمتی سے قیمتی گاڑی سے فائدہ اٹھانے کا انحصار گاڑی چلانے کے ضابطے اور ڈرائیونگ کے اصول معلوم ہونے سے ہے، اسی طرح اللہ نے جتنی نعمتیں بنائی ہیں، ان سب سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کا انحصار نعمتوں کے استعمال کا طریقہ اور ضابطہ معلوم ہونے سے ہے۔ اس بیش قیمت زندگی اور اس میں عطا کی گئی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے ضابطے اور قوانین ان نعمتوں کے عطا کرنے والے بلکہ پیدا کرنے والے مالک کی طرف سے طے کئے گئے ہیں، اس ضابطہ اور ہدایت نامہ کا نام قرآن مجید ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی ساری نعمتوں سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کا دارومدار اس پر ہے کہ ہم ان انعامات کو قرآنی ہدایات کے مطابق استعمال کریں یعنی ساری نعمتیں، تب ہی ہمارے لئے نعمتیں ہیں، اور ہم ان سے تبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، جب ہم ان کو قرآن مجید کی رہنمائی اور بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔اس لئے اللہ تعالی نے اپنی تمام نعمتوں کی فہرست میں علم قرآن کا عنوان اور ہیڈنگ لگائی، قرآن مجید کو صدر الصدور نعمت قرار دے کر اللہ تعالی نے قرآن مجید کی عظمت کو اپنے بندوں پر قیامت تک چھائے رکھنے کے لئے قرآن مجید سے محبت اور تعلق رکھنے والی ہر چیز کو صدر الصدور کا درجہ عطا فرمایا۔

وہ نبی رحمۃ للعالمین ﷺ جس پر قرآن مجید نازل کیا گیا، اس نبی کو سید ولد آدم، سید الاولین والآخرین بنایا۔جس فرشتہ کے ذریعہ قرآن مجید اپنے نبی پر نازل فرمایا، ان کو ملائکہ کا صدر الصدور قرار دیا۔ وہ ماہ جس میں قرآن مجید نازل ہوا اس ماہ کو قرآن کی عظمت اور شان بڑھانے کے لئے، عطائے رحمت و مغفرت اور اجر و ثواب کا جشن شاہی قرار دیا۔جس رات میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا، اس رات کو قیامت تک لیلۃ القدر کی رات (لیلۃ القدر خیر من الف شہر) قرار دیا۔قرآن کریم کی، جس کاغذ پر یا تختی پر کوئی آیت لکھی جائے اس کو بھی محترم اور مؤقر قرار دیا، اور اسے بے وضو چھونے سے منع کر دیا (لا یمسه الا المطھرون).

وہ ساری دنیا میں انسانوں کی صدارت اور عظمت کا اعلان اپنے نبی آخر الزمان کے ذریعہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ، محدثین کے صدر الصدور کی، صدر الصدور کتاب حدیث، بخاری شریف کی اس ہدایت سے کر رہا ہے:

خیر کم من تعلم القرآن و علمه

کائنات کے سارے انسانوں میں سب سے بہترین، افضل اور محترم و معزز و مؤقر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

داعیان دین، علمائے امت اور ائمہ و متولیان مساجد سے چند گذارشات

محترم داعیان امت، علمائے کرام، ائمہ اور متولیان مساجد اور ذمہ داران مدارس، دانشوران اور قائدین ملت اور دردمندان امت وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حمد و ثنا ہے اس رب کریم کی جس نے ہمیں بلا استحقاق اور بلا طلب اشرف المخلوقات انسان بنا کر صدر کائنات بنایا اور تمام

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مخلوقات کو(وسخر لکم السماوات والارض) کا فیصلہ فرما کر ہماری خدمت گذاری کے لئے مسخر فرمایا۔

لاتعداد درود وسلام ہو اس نبی رحمت للعالمین پر، جن کی ختم نبوت کے صدقے میں ہمیں خیر امت کا منصب عطا کیا گیا، اور قرآن مجید جیسی صدرالصدور نعمت عظمیٰ کا حامل اور معلم قرار دیا گیا،

حکیم وعلیم رب کائنات نے ہمیں اس دنیا کو مزرعۃ الآخرۃ بنا کر اس دارالامتحان میں موت وحیات کے درمیان (خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایّکم احسن عملا) امتحان کے لئے بھیجا، اور یہاں پر ہم کو لاتعداد نعمتیں صرف امتحان کے لئے عطا فرمائی ہیں کہ ہم میں سے کون ہوش مند ان نعمتوں کو اللہ کی رضا اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع میں استعمال کر کے آخرت کے بڑے اجر وثواب کا ذخیرہ جمع کرتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ یوم الجزاء، اور یوم الدین میں، ہم سے اس دنیا میں عطا کی گئی ایک ایک نعمت کے بارے میں سوال اور حساب ہوگا

(ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم)

پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا

جو عظیم نعمتیں ہمیں اس دنیا میں ہمارے کریم رب نے عطا فرمائی ہیں، ان میں سب سے بیش قیمت نعمت یہ زندگی کی گھڑیاں ہیں، اس لئے اس قیمتی زندگی کا ایک لمحہ، یا ایک پل اگر ہم نے بے مقصد گنوا دیا، یا اللہ کی نافرمانی میں گذار دیا، تو ہم اپنی دنیا وآخرت حتی کہ اپنی جنت دے کر واپس لینا چاہیں تو ہمیں نہیں مل سکتا۔ اس لئے سچے نبی ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ میدان محشر میں انسان کو جن چار سوالوں کے جواب دیئے بغیر قدم ہلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی، ان میں سب سے پہلا سوال:

عن عمرہ فیما افناہ

عمر کے بارے میں پوچھا جائیگا کس چیز میں ختم کی

ہم سے زندگی کے دن، پلوں اور گھڑیوں کے بارے میں سوال ہوگا کہ ان کی کیا قدر کی اور کیا قیمت بنائی؟ اس لئے انسان کی ہوش مندی اسی میں ہے کہ انسان بدلہ کے دن اور آخرت کی سرخ روئی کے لئے زندگی کی ان گھڑیوں کو اللہ کی رضا اور نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں استعمال کر کے جنت بنا لے، اور زندگی کی اس فرصت میں فرمان رسول ﷺ کے مطابق: (الکیس من عرف نفسہ وعمل لما بعد الموت . دانا وہ ہے جو اپنے نفس کو پہچان لے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے) اپنے ہوش مند ہونے کا ثبوت پیش کرے۔

اللہ تعالی اگر دل ہوش مند عطا فرمائے، تو ہم میں سے اکثر لوگوں نے اپنی زندگی کے اکثر قیمتی سرمایہ کو ضائع کر دیا ہے، اور زندگی کی یہ فرصت جس کو کسی قیمت پر ہم لوٹا نہیں سکتے، اور جس کو آخری درجہ میں حساسیت کے ساتھ ہمیں آخرت کی کمائی کے لئے استعمال کرنا اور اضاعت سے بچانا چاہئے تھا، اس کو آخرت کو تباہ کرنے والے مشاغل اور لہو ولعب میں ہم نے برباد کر لیا ہے۔

گذشتہ ایک سال سے، زیادہ تو ہماری شامت اعمال اور اللہ کی طرف سے خاص امتحان کے طور پر، کورونا کی وبائی بیماری میں کچھ ہوش مندوں کو طاعات عبادات، دینی خدمات اور مخلوق خدا کی خدمت میں وقت گذارنے کا جو موقع ملتا تھا، وہ بھی تقریبا ضائع ہو کر رہ گیا ہے۔

رب کریم کے کرم کے قربان کہ اللہ تعالی نے ہمیں دین اسلام کی نعمت سے نواز کر ہر طرح کی کامیابی کے لئے اور ہر طرح کے نقصان کی تلافی کے لئے امکانات اور مواقع عطا فرمائے۔ ماہ شعبان تک اللہ تعالی نے ہمیں پہنچا دیا ہے، اب انشاء اللہ ماہ مبارک رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، جو کہ آخرت کا بڑا اجر و ثواب نیکیوں کے کمانے، اور اپنی زندگی کی گھڑیوں کی بے بہا قیمت بنانے، اور رب کریم کی عطا کا جشن بہار ہے، گویا کم سے کم قیمت دے کر اور زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کی ریہرسل کا سیزن ہے، جس میں نفلوں کا ثواب فرضوں کے برابر، اور فرضوں کا ثواب ستر گنا ہو جاتا ہے، اس وقت ذرا آخرت کے سلسلہ میں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

حساس ہوکر اور آخرت کے اجر و ثواب اور اللہ کی رضا کا حریص اور لالچی ہوکر اگر شعبان میں منصوبہ بندی کر کے ہم ماہ مبارک کی آمد سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو ہم اپنے ماضی کی زندگی کی اضاعت اور بربادی کی تلافی کر سکتے ہیں، بلکہ آخرت کے اجر و ثواب کا ذخیرہ بھی جمع کر سکتے ہیں۔

نزول رحمت اور عطائے الٰہی کے اس جشن بہار میں اگر ہم کم سے کم محنت اور وقت میں زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب اور آخرت کا ذخیرہ اور رضائے الٰہی چاہتے ہیں، تو ہمیں ماہ مبارک کی ان قیمتی گھڑیوں کو اللہ کی اس صدر الصدور نعمت عظمیٰ قرآن مجید ،خصوصا عظمت قرآن کو دوبالا کرنے ،اور خدمت قرآن کے لئے اللہ کے بندوں تک قرآن مجید کو صحیح تعارف کے ساتھ اس کے بندوں تک پہنچانا اور دعوت میں صرف کرنا پڑے گا۔ جس کے صدقہ میں قیامت تک ہمیں قرآن مجید کا جشن بہاراں ،لیلۃ القدر جیسی رات عطا کی گئی ہے، اور اس دعوت کو منصبی فریضہ بنا کر ہمیں خیر امت کا عظیم منصب عطا کیا گیا ہے۔

زندگی کی گھڑیوں کو قیمتی بنانے کے لئے ہمارے لئے نبی اکرم ﷺ کی کل زندگی اور طریقہ زندگی اسوہ حسنہ ہے، ہمارے نبی ﷺ اس مشن اور منصبی ذمہ داری یعنی دعوت اور تبلیغ قرآن کے لئے جہاں مواقع مہیا فرماتے تھے، وہیں وقتی اور ہنگامی مواقع سے پورا پورا فائدہ بھی اٹھاتے تھے، آپ ﷺ بازاروں، تہواروں اور حج کے مواقع پر جا کر بھی لوگوں کو قرآن کا پیغام پہنچاتے تھے، اور دعوتیں کر کے کوہ صفا کی چوٹی پر:

یا صباحاہ

کا اعلان کر کے لوگوں کو دین کی دعوت اور بات کی طرف متوجہ کرنے کے مواقع بناتے تھے۔

ہمارے لئے بڑا سنہرا موقع ہے کہ جس طرح ربیع الاول سے قبل اہانت آمیز کارٹون کے حادثہ نے پوری دنیا میں نبی اکرم ﷺ کے لئے تجسس پیدا کر دیا تھا، اور الحمد للہ ثم الحمد للہ امت مسلمہ کے ہوش مندوں، دانش وروں اور دینی تنظیموں نے اس سے فائدہ اٹھا کر، اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت اور تعلیمات کو اس سال دنیا بھر کے سامنے پیش کیا کہ اس کے لئے ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کا فائدہ اٹھایا، اور اس کے نتیجہ میں الحمد للہ پوری دنیا اور خود فرانس نے کیسی حیرت ناک تعداد میں سیرت پاک کو پڑھا اور ہدایت یاب ہوئے۔

بالکل اسی طرح چھبیس آیتوں کے قضیہ کی وجہ سے لوگوں میں خصوصا ہمارے ملک میں برادران وطن میں قرآن کریم کو جاننے اور سمجھنے کا تجسس پیدا ہوا ہے، ایک بدقسمت، بے عقل، ناعاقبت اندیش شخص نے قرآن مجید سے ۲۶/آیتوں کو نکالنے کی درخواست لگا کر ہمارے لئے اپنے فریضہ کی ادائیگی اور اپنی زندگی کی، خصوصا سال گذشتہ کی تلافی کر کے اپنے ماہ مبارک کو قیمتی ترین بنانے اور اس کے ذریعہ زندگی کو سو فیصد فرض منصبی کی طرف لانے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔

نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کے امتی اور آپ کے سچے متبع ہونے کا حق یہ ہے کہ ہم اس کے خلاف ریلیاں اور نعرے اور احتجاج میں وقت ضائع کرنے کے بجائے قرآن مجید کے پیغام رحمت اور قرآنی دین کو لوگوں تک پہنچانے کا جنگی پیمانہ پر منصوبہ بنا کر اس ماہ مبارک کو، ماہ عظمت قرآن، اور تعارف و تبلیغ قرآن کا مہینہ بنائیں۔

عجیب المیہ ہے کہ اجر و ثواب کی زیادتی کے اس ریہرسل اور عطائے الٰہی کے اس موسم بہار میں مسلمان جہاں اور عبادات اور دوسری طاعات کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، مگر دعوت و تبلیغ قرآن جو ہمارا شان امتیاز ہے، ہدی للناس کے اس جشن شاہی میں اس کی کوشش تقریباً ماند پڑ جاتی ہے، جس کے ذریعہ ہم اس عطائے شاہی کے جشن میں آخرت کا سب سے زیادہ اجر و ثواب اور اپنے رب کے حضور تقرب حاصل کر سکتے ہیں۔

کیا اچھا ہو کہ اس وقت جب قرآن مجید کے خلاف سپریم

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کورٹ میں درخواست کی وجہ سے پوری دنیا قرآن جاننے اور سمجھنے کی طرف متوجہ ہے، خیر امت کے خوش قسمت افراد ماہ مبارک کے اس جشن شاہی میں ماہ شعبان میں منصوبہ بندی کر کے اس بار ماہ رمضان کو ماہ تعارف قرآن اور ماہ عظمت قرآن بنائیں ،اس کے لئے ہم ہدف بنا کر عہد کریں کہ ایک ایک برادر وطن تک قرآن اور تعلیمات قرآن کو پہنچا کر دم لیں گے، اس کے لئے اپنے اپنے علاقہ اور حالات کے لحاظ سے منظّم پلان بنایا جائے، اس کا ایک ابتدائی خاکہ اس طرح بھی بنایا جا سکتا ہے:

اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے
تعارف قرآن اور عظمت قرآن کا لائحہ عمل

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ جب تک ہمارے دل ودماغ میں عظمت قرآن اور صحابہ کے انداز میں قرآن مجید کو کلام الٰہی سمجھ کر اس کے ساتھ والہانہ اور عاشقانہ وارفتگی پیدا نہیں ہوگی، ہم دوسرے لوگوں کے دلوں میں قرآن مجید کی قدر ومنزلت بٹھا نہیں سکتے ،المیہ یہ ہے کہ ہمارے گھروں میں رکھی ہوئی کتابوں میں جس کتاب کو سب سے کم پڑھا جاتا ہے، وہ کتاب ہے جس کو سب سے زیادہ پڑھا جانا چاہئے۔ حالت یہ ہے کہ ایک سروے کے مطابق مظفر نگر اور سہارن پور کے ضلعوں میں جہاں سب سے زیادہ قرآنی مدارس ہیں، وہاں ساڑھے چار فیصد بالغ مرد وعورت الٹا سیدھا ناظرہ قرآن مجید پڑھے ہوئے ہیں۔گویا ساڑھے پچانوے فیصد مسلمان قرآن مجید کے الفاظ بھی نہیں پڑھ پاتے، قرآن مجید کے ساتھ ہماری ناقدری اور استخفاف کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوگا کہ ہمارے گھروں میں اکثر سب سے زیادہ گرد وغبار اور میل آلودا گر کوئی کپڑا ہوگا تو قرآن مجید کے جزدان ہوتے ہیں، اور قرآنی مدارس اور اداروں میں پڑھنے کے لئے ملت کے سب سے غریب اور دینی لحاظ سے کم زور بچوں کا انتخاب ہوتا ہے، اس کے لئے آیئے ہم سب سے پہلے ہم اپنے اہل خانہ کو قرآن مجید سے وابستہ کرنے اور اپنے دل ودماغ میں عظمت قرآن کی چھاپ بٹھانے کے لئے ایک پلان بنائیں۔

(۱) سب سے پہلے ہم صرف قرآن مجید کا حق ادا کرنے کے لئے گھر میں جو قرآنی اوراق اور نئے پرانے صحف رکھے ہیں ان کو صاف کر کے گرد جھاڑ کر صاف ستھرے تھیلوں میں رکھ کر کسی محفوظ مقام پر جہاں بے ادبی نہ ہو دفن کریں اور جو صحف قرآن مجید قابل تلاوت ہوں ان کے صاف ستھرے جزدان نئے سلوا کر ان کو رمضان کی تیاری کے لئے رکھیں اور ان کے لئے اچھی الماری میں جگہ کا نظم کریں۔

سب سے بڑا المیہ دنیا کا یہ ہے کہ رب العالمین کی طرف سے ہدی للناس بنا کر نازل کئے گئے کلام مقدس کا ہمیں اور پوری انسانیت کو مسلمانوں کی مذہبی کتاب یا دھارمک گرنتھ کے طور پر غلط تعارف ہے، اس لئے ہمیں اس بار ماہ مبارک میں اپنی تمام کاوشوں اور جدوجہد کو اس بات پر مرکوز کرنا ہے، اس کے لئے سب سے پہلے اپنے کو اور اپنے اہل وعیال اور دوست احباب کو یہ باور کرانا ہے کہ قرآن مجید صرف مسلمانوں کی مذہبی کتاب نہیں ہے، بلکہ اللہ کے نبی ﷺ کی بعثت سے لے کر قیامت تک کے انسانوں کے لئے کتاب ہدایت ہے، اس کے صحیح تعارف کے ساتھ خیر خواہی اور دردمندی کے ساتھ پوری دنیا کے لوگوں تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے، اور پوری دنیا کے ہر انسان کیلئے چاہے وہ کوئی مذہب مانتا ہو، کوئی زبان بولتا ہو، کسی ملک میں رہتا ہو، اس کا پڑھنا سمجھنا اور ماننا اسی طرح ضروری ہے جس طرح کسی مسلمان بلکہ امام حرم کے لئے ماننا ضروری ہے، اگر ہم اتنا کر سکے تو انشاء اللہ ہم اس سال ماہ مبارک کی بڑی قدر کرنے والے بن جائیں گے۔

(۲) گھر کے تمام لوگوں کو جمع کر کے ناظرہ قرآن مجید کی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

خواندگی کا محاسبہ کریں،اور کسی اچھے حافظ قاری کے ذریعہ تجوید سے قرآن پڑھنے کا منصوبہ بنائیں۔

(۳) قرآن کا خود فرمان ہے:

ولقد یسّرنا القرآن للذّکر فھل من مدّکر

اور بیشک ہم نے قرآن کو آسان کیا ہے تذکیر کے لئے،تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔

ہمارے محبوب رحمٰن ورحیم رب نے ہم سے قرآن مجید میں کیا چاہا ہے،جاننے کے لئے گھر کے سب افراد (گھر میں افراد کم ہوں تو کچھ عزیزوں یا پڑوسیوں کو ساتھ میں ملاکر) ترجمہ قرآن مجید کی 200 گھنٹوں کی کلاس ماہ مبارک سے شروع کریں یا انٹرنیٹ پر انڈراسٹینڈ قرآن وغیرہ کے کورس سے وابستہ ہوں۔

(۴) ماہ مبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کا اپنا اور گھر والوں کا نصاب اور وقت طے کریں۔

(۵) صحابہ کرامؓ کا حال یہ تھا کہ جب انھیں کوئی خاص حاجت پیش آتی تو تلاوت قرآن کرکے اجتماعی دعا کرتے تھے، اچھا ہے کہ ہم بھی روزانہ تلاوت کے بعد اجتماعی دعا کا اہتمام، خصوصاً قرآنی دعوت اور خدمت کے لئے اپنے اور اپنے اہل خانہ کی قبولیت کی دعا کا اہتمام کریں۔

(۶) اگر ممکن ہو تو کسی عالم دین یا انٹرنیٹ سے اپنے بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے درس قرآن سننے کا وقت متعین کریں،یا کم از کم معارف القرآن یا حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی آسان تفسیر پورے گھر کے لوگوں کو جمع کرکے پڑھ کر سنانے کا منصوبہ بنائیں اور اس پر مداومت کریں۔

(۷) گھر کے لوگوں کو شریک کرکے قرآن مجید کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے اپنی کمائی سے ایک حصہ نکالنے کا پروگرام بھی بنائیں تاکہ اس نظم پر اجر وثواب میں سبھی اہل خانہ شریک ہوسکیں۔

(۸) قرآن مجید کے نورانی اور روحانی پیغام اور ماہ مبارک کے مقدس ماحول سے فائدہ اٹھانے کے لئے،اور اس نورانی اور روحانی پیغام کو پہنچانے اور اس کی طرف دعوت کے لئے نورانی اور روحانی طلب اور مزاج کی ضرورت ہے،جس کے لئے اکل حلال اور رزق حلال اوّلین شرط ہے،اس کے لئے گھر کے لوگوں کو مشورہ میں شریک کرکے ہمیں اپنی کمائی کا محاسبہ کرنا چاہئے اگر خدانخواستہ کمائی حلال نہیں ہے یا مشتبہ ہو،تو کم از کم کسی اہل تعلق سے رمضان کے اخراجات کے لئے حلال کمائی سے قرض لے کر ماہ مبارک میں اپنے اخراجات کو پاک کرنا چاہئے،عجب نہیں کہ اللہ تعالی اس کی برکت سے زندگی بھر کے لئے حرام کی نحوست سے نکلنے کے اسباب پیدا فرمادیں۔

(۹) گھر کے تمام لوگوں سے مشورہ کرکے ماہ مبارک میں تعارف قرآن دعوت قرآن اور قرآن کی تلاوت اور اعمال کے لئے اپنے کام خصوصاً عید کی تیاری وغیرہ کے،ماہ مبارک سے پہلے مکمل کرکے اپنے کو ماہ مبارک میں دعوت قرآن کے لئے فارغ کرنے کا،اور تعارف قرآن کے لئے وسائل اور ذرائع کا نظم بھی شعبان میں ہی کرلینا چاہئے۔

محلّہ اور اہل مسجد کے لئے لائحہ عمل

(۱) مسجد میں کسی نماز کے بعد اعلان کرکے محلّہ کی مسجد کے علاقہ میں گشت کرکے اہل علم خصوصاً ذمہ دار افراد،سماج سیوی لوگوں کو اگلی نماز میں جمع کرکے کم از کم ماہ مبارک سے پہلے،ہفتہ میں دوبار جمع کیا جائے۔

(۲) بہت مختصر ترغیبی بات کرکے ماہ مبارک میں تعارف قرآن اور عظمت قرآن کے لئے،ماہ رمضان کا پورا نظام طے کیا جائے۔

(۳) مساجد میں رکھے ہوئے پھٹے پرانے قرآن مجید کے اوراق کو باعزت طریقہ سے کسی محفوظ جگہ دفن کرکے،صحف قرآن مجید کے لئے جزدان اور قرآن مجید رکھنے کے لئے خوب صورت ڈیسک یا الماریاں بنانے کا پلان بنایا جائے،تاکہ مسجد میں حاضری

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کے ساتھ یہ محسوس کیا جاسکے کہ یہاں کے لوگوں کے دلوں میں قرآن مجید کلام الملوک ہے۔

(۴) مسجد میں اگر بچوں اور بالغوں کے لئے قرآن مجید پڑھانے کا نظم نہیں ہے، یا ہے مگر تجوید کے ساتھ اچھا نظم نہیں ہے تو اس کا نظم بنایا جائے، بہتر یہ ہے کہ دینیات کے خود کفیل مکاتب کا نظام ہو جس میں فیس دے کر پڑھایا جاتا ہو، قرآن کی تعلیم پر خرچ کرکے، پڑھنے والے اور پڑھانے والوں کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت بیٹھے گی۔

(۵) قرآن مجید ہم سے کیا کہتا ہے، یہ جاننے کے لئے دوسو گھنٹوں کی ترجمہ قرآن کی کلاسز بھی مسجد میں ماہ مبارک سے شروع کی جائیں۔

(۶) مسجد میں درس قرآن اگر نہ ہوتا ہو تو کسی ایک نماز میں امام صاحب سے، اور اگر امام صاحب نہ کر سکتے ہوں تو کسی عالم صاحب کی مدد لے کر درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

(۷) عام انسانوں کے لئے قرآن مجید کے تعارف پر مبنی آیات کا ترجمہ ہندی اور انگریزی میں ہورڈنگ کی شکل میں محلّہ میں ایسے مقامات پر جہاں لوگوں کی نظر بھی خوب پڑے اور وہاں بے ادبی بھی نہ ہو، لگائی جائیں، اس کے لئے اگر شہر کی انتظامیہ سے اجازت لینی پڑے تو ضرور لیں، ہر چھوٹے شہر یا بڑے محلّہ میں کم ازکم دس ہورڈنگ کا نظام بنانا چاہئے۔

(۸) ہر مسجد کے باہر ایک کمپیوٹرائز اسکرین جس پر قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ اس کے بارے میں احادیث اور غیر مسلم اسکالر س کے اقوال ڈسپلے ہوتے رہیں، لگانے کا پلان بھی بنانا چاہئے۔

(۹) لوگوں کو ترغیب دے کر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کے ہندی انگریزی میں اور مقامی زبانوں میں ترجمے خصوصا مکی 86 سورتوں کے ترجمے جہاں کی زبانوں میں چھپتے ہیں ان کو ماہ مبارک سے پہلے جمع کرنا چاہئے۔

(۱۰) اس کے علاوہ قرآن کے تعارف پر مقامی زبانوں میں لٹریچر جیسے لکشمی شنکر آچاریہ کی کتاب کی اشاعت کا نظم کرنا چاہئے۔

(۱۱) اس کے لئے مسلم تاجروں اور اہل خیر سے ماہ مبارک میں ہر مسجد میں افطار کا نظم کرکے برادران وطن کو اس میں شریک کرنے اور مسجد پریچے کے پروگرام بنانے چاہئے۔

(۱۲) مقامی زبانوں کے اخبارات میں اشتہارات دے کر لوگوں کو قرآن جاننے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔

(۱۳) آئی ٹی اور سوشل میڈیا کے لوگ مسجد پریچے اور تعارف قرآن کے پروگراموں کو سوشل میڈیا پر زیادہ سے لوگوں کو شیئر کریں۔

(۱۴) خاص مقامات پر ایک اسٹال لگا کر تعارف قرآن اور اسلام کے تعارف کے کتابچے فری اور جو قیمتا لینا چاہیں اس کا بھی ایک منصوبہ شعبان میں بنانا چاہئے۔

(۱۵) جن مسجدوں کے آس پاس برادران وطن آباد ہیں وہاں مائیک لگا کر قرآن پروچن کے نام سے دعوتی ذہن رکھنے والے علماء سے درس قرآن کا نظم بنایا جائے۔

(۱۶) ہسپتالوں میں جاکر مریضوں کی عیادت، ان کی تیمارداری اور فری میڈیکل کیمپ لگا کر تعارف قرآن کے لئے مائل کیا جائے۔

(۱۷) عام مسلمانوں اور نمازیوں کو ترغیب دے کر اپنی آمدنی میں سے ایک حصہ تعارف قرآن مجید اور دعوت دین کے لئے نکالنے پر آمادہ کیا جائے۔

(۱۸) جو حالات پورے عالم میں وبائی بیماریوں کے چل رہے ہیں ان سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنی شامت اعمال سے اپنے رب کو ناراض کر رکھا ہے، اس کے لئے جہاں دل سے گناہوں پر ندامت و توبہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کرکے غضب کوٹھنڈا کیا جائے، وہاں غضب لانے والی حرکتوں سے بچا جائے، ماہ مبارک میں جہاں نیکیوں کا اجر وثواب بے نہایت بڑھ جاتا ہے، وہاں ماہ مبارک کی بے حرمتی سے اللہ کا غضب نازل ہونا یقینی ہے، مسلم محلوں میں ماہ مبارک میں کھلے عام ہوٹلوں کا کھلنا اور بے روزہ داروں کا کھلے عام دن میں کھانا پینا عام ہوتا جارہا ہے، اس کے لئے ہر مسجد میں بااثر اور معزز لوگوں کی ایک ٹیم بنی چاہیے جس میں کچھ جری لوگ بھی شامل ہوں جو وقت ضرورت ذرا سختی سے بھی بات کرسکیں، جو محلّہ میں گشت کریں، اور محلّہ کے چائے خانوں اور ہوٹل والوں سے ملیں اور اس ماہ مبارک کا احترام کرنے اور دن میں کھلے مہار ہوٹل نہ کھولنے پر آمادہ کریں۔

(۱۹) مسلمانوں میں جو رزائل عام ہورہے ہیں، ان میں بے پردگی کی برائی ختم سی ہوتی جارہی ہے، حالانکہ عورت کا پورا جسم ستر ہے، اور اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ستر دکھانے والوں پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہوتی ہے، ایسے لوگوں کا وقت رسول کی اور فرشتوں کی لعنت میں گذرتا ہے، بعض مرتبہ ان میں بہت سے روزہ دار بھی ہوتی ہیں اس لئے بہنوں سے خوشامد کی جائے کہ وہ اس سے پرہیز کریں، خصوصاً اخیر عشرہ اور اس کی بابرکت راتیں جن میں شب قدر بھی ہوتی ہے، ساری رات بازار کھلتے ہیں اور بیچاری بہنیں گھر میں عبادت کرکے اجر وثواب کمانے کے بجائے مسلسل لعنت کی مستحق ہوتی ہیں اور اللہ کے غضب کو دعوت دیتی ہیں، اس سے بچنے کا کوئی منصوبہ بھی بنانا چاہیے۔

(۲۰) اس کے لئے گھر کی خواتین اور بچوں کو تعارف قرآن اور عظمت قرآن ماہ مبارک منانے کا فعال حصہ بنانے کی کوشش بہت مفید ثابت ہوگی۔

اصل مقصود طریقہ کار نہیں بلکہ ماہ مبارک میں تعارف قرآن اور عظمت قرآن کا ماحول بنانا ہے، اس لئے اپنے علاقوں کے لحاظ سے ایک جامع منصوبہ مہم بنا کر اگر ہم نے اس سال ماہ مبارک کی قدر کرلی تو انشاء اللہ یہ عمل امت کو، خیر امت کے منصب پر لانے میں ہمارے لئے سنگ میل ثابت ہوگا۔

زیر سرپرستی داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ العالی

جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم

علی یارپور عرف عبدل پور، پوسٹ مبارک پور، ضلع مظفر نگر (یوپی)

دینی تعلیم وتربیت کے میدان میں ایک منارہ نور جس کا دینی اسلامی فیض ہر سطح پر پھیل رہا ہے، اسلامیات کی معیاری تعلیم کا ایک منفرد ادارہ

Jamia Arabia Madinatul Uloom
Vill. Aliyarpur Urf Abdulpur
Po. Mubarakpur,
Distt. Muzaffar Nagar-251318 (U.P.)

قاری محمد عارف (مہتمم جامعہ)

Mobie: 9917180786

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

رمضان المبارک اور معمولاتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی وادی مصطفیٰ شاہین نگر حیدرآباد

رمضان المبارک نہایت مہتم بالشان اور فضائل ومناقب کا حامل مہینہ ہے، اس مہینے میں نبی کریم ﷺ کے معمولات اور آپ کے صبح وشام اور آپ ﷺ کی عبادات اور اس مہینہ کے حوالے سے آپ ﷺ کا اہتمام اور انتظام اور اس کی تیاری ایک مسلمان کے لئے اس کی آنکھوں کا سرمہ اور قابل تقلید نمونہ ہے، ہم ذیل میں نبی کریم ﷺ کا اس ماہِ مبارک میں معمول اور آپ کے طریقہ کار کا ذکر کرتے ہیں:

۱-رمضان اور قرآن کریم

رمضان المبارک کو قرآن کریم کے ساتھ خصوصی نسبت حاصل ہے، جس کی وجہ سے اگر اسے ''قرآن کا مہینہ'' کہیں تو بے محل نہ ہوگا، جس کی نشاندہی خود اللہ عزوجل نے اپنی کتاب عزیز میں کی ہے اور اسی ماہِ مبارک میں قرآن کریم کا نزول فرمایا ہے، ارشاد باری عزوجل ہے: ''شھر رمضان الذی أنزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان'' (البقرۃ:۱۸۵) ماہِ مبارک کے قرآن کریم کے ساتھ اسی تعلق اور نسبت کی وجہ سے نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ کا قرآن کریم کے ساتھ لگاؤ اور شغف بے انتہا بڑھ جاتا تھا، آپ کے رات ودن قرآن کریم کے ساتھ، اس کی تلاوت، اس میں غور وتدبر، اس کے معانی ومطالب کی غواصی اور غوطہ زنی اور احکام وآیات کی کے تعلیم وتعلم میں گذرتے، ویسے تو قرآن کریم آپ ﷺ کی زندگی جزء لاینفک اور آپ کی حیات کا لازمہ اور خاصہ تھا، آپ ﷺ قرآن کریم کی عام دنوں میں بھی صبح وشام اور رات ودن تلاوت میں مصروف رہتے، خصوصا اس لئے بھی کہ آپ ﷺ اس کے لئے من جانب اللہ مامور تھے، ''ورتّل القرآن ترتیلا'' (المزمل:۴)

یہی وجہ تھی کہ قرآن کریم آپ ﷺ کی عادات واخلاق اور آپ ﷺ کے طور وطریق میں نمایاں نظر آتا تھا، اور نہ صرف آپ ﷺ قرآن کریم ﷺ کی تلاوت فرماتے؛ بلکہ نہایت غور وتدبر کے ساتھ اس پر عامل بھی تھے، اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''کان خلقہ القرآن'' آپ کے اخلاق سراسر قرآن کے مماثل تھے (مسلم) آپ ﷺ کا قرآن کریم کی تلاوت کے حوالہ سے معمول یہ تھا کہ جب آپ ﷺ کا گذر کسی آیت دعا پر ہوتا تو اس پر غور وتدبر فرماتے اور وہاں ٹھہر کر دعا فرماتے، اگر کسی آیت پر آپ ﷺ کا گذر ہوتا جس میں استغفار ہوتا تو استغفار کرتے یا تسبیح ہوتی تو تسبیح فرماتے، اگر کسی ایسی آیت پر گذر ہوتا جس میں قیامت اور یوم حساب کی منظر کشی ہوتی اور اس کی شدت اور ہولناکی کا تذکرہ ہوتا تو اس سے بہت زیادہ اثر لیتے، اس موقف اور وہاں کی ہیبت ناکی اور خوف کا اظہار کرتے، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے سورہ نساء پڑھی اور اللہ عزوجل کے اس ارشاد تک پہنچے:

''فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا'' (النساء:۴۱) (پس کیا حال ہوگا جب ہم لائیں گے ہر امت سے ایک گواہ کو اور ہم لائیں گے آپ کو ان پر بطور گواہ) تو ان سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حسبک الآن'' یہاں رک جاؤ، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، کیوں کہ آپ کو قیامت اور موقف حساب کی یاد آگئی۔

قرآن کریم نے مومنین کی قرآن کریم کے ساتھ یہ شان بتلائی ہے کہ جب اللہ عزوجل کا تذکرہ ان کے سامنے کیا جاتا ہے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

تو ان کے دلوں پر خوف طاری ہوجاتا ہے، ارشاد باری ہے:

''إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ'' (الانفال:۲) (ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں)

قرآن کریم کے حوالہ سے جب عام مسلمانوں کی یہ حالت ہے، ان کے خشوع وخضوع اور انابت الی اللہ اور اس سے تاثر کی یہ کیفیت ہے تو پھر سید المرسلین، رسول رب العالمین کا اس قرآن کریم کے ساتھ تأثر کا کیا حال ہوگا؟

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ رات میں انصاریوں کی گھر سے آنے والی تلاوت کی آواز سنتے ہوئے نکلے، ایک بوڑھی عورت کو سورۃ الغاشیہ کی ان آیتوں کو دہراتے اور روتے ہوئے دیکھا ''هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ'' (الغاشیۃ:۱) (آپ کو ایسی چیز کی خبر پہنچی ہے جو چھا جانے والی ہے؟)

حضرت امام مالک بن انس کے بارے میں مروی ہے کہ آپ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوجاتا تو فتاوی نویسی، حدیث اور درس وتدریس کو چھوڑ کر قرآن کی تلاوت اور اس کے معانی پر تدبر شروع فرمادیتے اور فرماتے: ''ھذا شھر القرآن، ھذا شھر القرآن'' یہ قرآن کا مہینہ ہے، یہ قرآن کا مہینہ ہے۔ بعض ائمہ مجتہدین اور صالحین سے مروی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآن کریم ختم فرماتے، ہر دن دو ختم قرآن فرماتے۔

۲- رمضان اور سخاوت

رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کی سخاوت اور انفاق کی صفت میں بہت زیادہ اضافہ ہوجاتا، دیگر مہینوں کے مقابل رمضان المبارک میں آپ ﷺ اپنا دستِ انفاق دراز فرماتے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حوالہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور ہمیشہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تھے سخی ہوجاتے تھے اور آپ ﷺ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے جب آپ ﷺ سے جبرائیل علیہ السلام ملتے تو رسول اللہ ﷺ فائدہ پہنچانے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے ''أجود في الخير من الريح المرسلة'' (مسلم) اسی لئے فرمایا: رمضان نیکی اور تقوی کا مہینہ ہے، اس لئے دیگر مہینوں کے مقابل آپ ﷺ کی جود وسخا اور عطا و داد ودہش کی کیفیت اور صفت میں اس مہینہ میں اضافہ ہوجاتا، اس لئے آپ ﷺ کی اتباع اور پیروی میں ہمیں اس مہینہ میں جو کہ غم خواری اور مواساۃ وہمدردی کا مہینہ ہے، خوب سے خوب تر انداز میں غریبوں اور محتاجوں کی دیکھ ریکھ اور ان کی ضروریات و احتیاجات کی تکمیل کو اپنے رمضان المبارک کا لائحہ عمل کا ایک حصہ اور فریضہ سمجھیں، ان پر وسعت کریں۔

اور ایک روایت میں فرمایا: ''لایسأل عن شیٔ أعطاہ'' (مسند احمد) آپ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو آپ عطا فرماتے۔ اگر اس حوالہ سے مسلمان نبی کریم ﷺ کا اسوہ اور طریقہ اپنائیں تو اسلامی معاشرے میں کوئی فقیر اور محتاج اور دست سوال دراز کرنے والا نہ رہ جائے۔

۳- رمضان اور قیام لیل

رمضان المبارک میں راتوں کو عبادت وتہجد میں گذارنا، دعا وتضرع میں صرف کرنا، ذکر اور توجہ الی اللہ میں مصروف رہنا یہ اس ماہ مبارک میں نبی کریم ﷺ کا خصوصی معمول تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند باندھ لیتے (اپنی کمر کس لیتے) رات کو خود جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔

یہ تو نبی کریم کا رمضان کے آخری عشرہ کا معمول ہے، ورنہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

نبی کریم ﷺ کا سارا رمضان المبارک اوراس کی راتیں اسی طرح عبادت وریاضت، دعا وابتہال، تضرع اور خشوع وخضوع اور رجوع اِلی اللہ میں گذرتی تھیں، آپ ﷺ نے رمضان کی راتوں کو دعا واستغفار، قیام لیل، اور تہجد میں گذار کرامت کو یہ بتلا دیا کہ وہ بھی رمضان المبارک کے مہینے کی قدر واہمیت کو جانیں اور پہلے سے ہی اس کی قدردانی کریں اور خصوصا اس کی راتوں کو عبادتوں اور ریاضتوں، استغفار وابتہال اور تلاوت قرآن وذکر واوراد میں گذاریں۔

۴۔رمضان اور روزہ

رمضان المبارک میں ایک مسلمان کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ روزہ کے تربیتی کورس سے گذر کر واقعی ایک مکمل، اللہ کا محبوب اور چہیتا انسان بن جائے، اس سلسلے میں روزہ کے تمام آداب کو بجالائے اور رمضان کے احترام کو پیش نظر رکھے، اوراس کے ہر لمحہ اور لحظہ کو قیمتی بنائے، اگر ایک مسلمان رمضان المبارک کے ماہ کو معمولات میں گذارتا ہے، اس کی ہر گھڑی کو قیمتی بناتا ہے اوراس کے رات ودن سے صحیح استفادہ کرتا ہے تو وہ ایسے پاک وصاف و ستھرا ہوجاتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسے دھل جاتا ہے جیسے کپڑا دھونے کی وجہ سے میل وکچیل سے پاک وصاف ہوجاتا ہے

روزہ کی خصوصیت یہ ہے کہ روزہ انسان کو اخلاقیات کو بگاڑنے اور انسانیت کو تباہ کرنے والے شہوات ولذات سے نکالتا ہے، انسان میں رحمت ورافت، فقراء ومساکین پر عطف ومہربانی، کا جذبہ بیدار کرتا ہے، چونکہ جب انسان بھوکا ہوگا تو اسے دوسروں کی بھوک اور پیاس کا احساس ہوگا، اس کے علاوہ روزہ انسان کو امانت دار بناتا ہے، چونکہ بھوک اور پیاس تو ایک مخفی اور پوشیدہ چیز ہے، اگر اس نے چھپ کر کچھ کھایا ہوتا تو اسے کوئی نہ دیکھتا، لیکن وہ اللہ عزوجل کو حاضر وناظر سمجھ کر کھانے اور پینے سے رک گیا، تو جو شخص اللہ عزوجل کے ڈر سے کھانے اور پانی سے رک سکتا ہے، اور اللہ کے حضور امانت داری کا اظہار کرسکتا ہے تو وہ دیگر امور میں خیانت کیوں کرے گا، جو شخص پورا رمضان اللہ عزوجل کو حاضر وناظر سمجھ کر شہوات ولذات سے بچتا ہے، اس کے لئے دیگر ماہ وشہور میں اپنے نفس کا محاسبہ کرنا آسان ہوجائے گا، جب روزہ دار رمضان بھر اس کے اعمال، اوقات، معمولات اور گھڑیوں کا پابند ہوکر گذارتا ہے، تو اس کی ساری زندگی بھی مرتب ومنظم اور بے ترتیبی اور بدنظمی سے پاک ہوگی، چونکہ وہ روزہ کو وقت افطار سے ایک منٹ پہلے افطار نہیں کرتا، وقت سے پہلے روزہ شروع نہیں کرتا، سحر کے وقت سحر کرتا ہے، وقت پر تراویح ادا کرتا ہے، اس طرح اس کی زندگی بھی ڈسپلن اور تربیت کا نمونہ بن جاتی ہے

روزہ انسان میں عزم واستقلال اوراس کی قوت ارادی کو مضبوط کرتا ہے، چونکہ روزہ کی وجہ سے انسان ماکولات ومشروبات سے پرہیز کرکے بھوک اور پیاس پر صبر وضبط سے کام لیتا ہے، خصوصا موسم گرما میں جب کہ گرم اور تپتی ہوئی لو اور ہوائیں چلتی ہیں، سورج کی تمازت اور شدت بھی انسان کی شدت پیاس کو بڑھا دیتی ہے، ایسے وقت صرف اور صرف اس کا مصمم عزم وارادہ ہی اوراس کا اللہ عزوجل کے ساتھ تعلق ہی اس کو کھانے پینے سے روکے رہتا ہے۔

روزہ کے نہ صرف اخروی فائدے ہیں؛ بلکہ روزہ جسمانی فوائد کا بھی حامل ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: ’’صوموا تصحوا‘‘ (مسند احمد) روزہ رکھ کر صحت حاصل کرو۔ اور ایک روایت میں ہے ’’سافروا ترجبوا، وصوموا تصحوا‘‘ (مسند احمد) صبر کرو اور نفع حاصل کرو اور روزہ رکھ کر صحت حاصل کرو۔

روزہ انسان کی شہوات ولذات سے پاکی، مادہ اور معدہ کے گرد اس کی گھومتی ہوئے زندگی اور نفس کی صفائی وستھرائی کا کام کرتا ہے۔

روزہ کا سب سے بڑا اور عظیم مقصد یہ ہے کہ انسان میں تقوی اور اللہ کا ڈر اور خوف آجائے، جس کو اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں یوں ارشاد فرمایا:

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

''یا أَیُّھا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ''

(اے ایمان والو! فرض کئے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض کئے گئے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ) (البقرۃ:۱۸۳)

یہاں اللہ عزوجل نے روزہ کی فرضیت کے ضمن میں جس تقویٰ کا ذکر کیا ہے وہی تقویٰ کا حصول روزہ کا مقصد اصلی ہے، تقویٰ کہتے ہیں: اللہ کے ڈر اور خوف اور اور ہر عمل، ہر وقت اور ہر ہر قدم پر اس کے استحضار کو، اور یہ احساس رہے کہ وہ ہمیں ہر جگہ اور ہر وقت دیکھ رہا ہے، یہ تقویٰ انسان کو اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے روکتا ہے، انسان کی زندگی میں تقویٰ کو بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ اخلاص کی بنیاد، ریاکاری کا سم قاتل اور انسان کا ہردم اور ہر لحظہ، علانیہ وپوشیدہ نگران، یہ ایسا امین ہے جو کہیں خیانت کا ارتکاب نہیں کرتا، یہ خود اپنے اور دوسروں کے حوالہ سے صادق اور سچا ہوتا ہے، وہ ہر چیز کو تول کر اور وسطیت وخیریت اور استقامت اور اعتدال کے ساتھ متصف ہوتا ہے، جس سے وہ سرمو انحراف نہیں کرتا، وہ سرحد کو پھلانگتا اور حدود شرعیہ کو پامال نہیں کرتا، مطلوبہ منہج اور طریقہ کار سے وہ ہٹتا نہیں، اس کو بے ترتیبی اور بدنظمی لاحق نہیں ہوتی، وہ ہر دم اللہ کا نیک اور مقبول بندہ ہوتا ہے، جو اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے حساس اور اپنے کاروبار حیات کے حوالہ سے چست، امانت دار، حساس، حقوق کا پاس دار، سخی النفس ہوتا ہے۔

بہرحال رمضان میں نبی کریم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ روزہ میں خوب تلاوت وتدبر فرماتے، آپ کی جود وسخا اور داد و دہش میں اضافہ ہوجاتا، خصوصاً آخری عشرہ اور سارے رمضان کو عبادت وریاضت اور مناجاۃ میں گذارتے، اور روزہ کی حقیقت اور اس کے مصالح وفوائد کے حوالہ سے نہایت حساس ہوتے۔

جامعہ عربیہ مسیح العلوم

حسین پور کلاں، متصل بڑھانہ ضلع مظفرنگر (یوپی)

ہندوستان کے مشہور دینی مرکز دارالعلوم دیوبند سے ملحق ہے

جامعہ کا مقصد قرآن وحدیث کی تعلیم کو پورے عالم میں عام کرنا اور دینی تعلیم کو فروغ دینا ہے، اللہ کا شکر ہے کہ یہ جامعہ اپنے مقاصد حسنہ میں مصروف اور ترقیوں کی راہ پر گامزن ہے

الحمدللہ اس ادارہ میں ہر سال درجنوں حفاظ کی دستار بندی ہوتی ہے، ناظرہ حفظ وتجوید اور شعبہ عربی فارسی کا مکمل نظم ہے نیز حکومت ہند سے منظور شدہ جونیر ہائی اسکول تک باقاعدہ تعلیمی نظام چل رہا ہے

حضرت مولانا محمد یاسین صاحب شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد کے دست مبارک سے اس ادارہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا

تعداد معلمین: ۱۷ تعداد مقامی وبیرونی طلباء: ۳۰۰

مشاہیر علماء میں حضرت مولانا سید محمد عثمان منصور پوری، مولانا محمد قمر الزماں الہ آبادی، مولانا شکرالدین صاحب قاسمی، مولانا محمد عاقل صاحب پلڑوی، مولانا محمد مستقیم کاندھلوی وغیرہ معروف علماء کرام نے جامعہ کی تعلیم اور اساتذہ کی پرخلوص محنت کی تحسین کی ہے۔

جامعہ میں درس گاہوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے

اہل خیر حضرات سے تعاون کی مخلصانہ اپیل ہے

مولانا محمد معاذ حسن قاسمی (مہتمم)

Jamia Arabia Masihul Uloom

Husainpur Kalan, (Budhana)

Distt. Muzaffar Nagar-251309

Mobile: 9548488796

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

گاہے گاہے باز خواں.....

رمضان المبارک کی مناسبت سے فکر انگیز تراشے

مولانا محمد کلیم صدّیقی

ماہ رمضان میں کرنے کا ایک کام

ٹرین میں افطار کا وقت ہوگیا تو ہم نے رفقاء کے ساتھ افطار کیا اور مغرب کی نماز ادا کی، ٹرین میں بہت بھیڑ تھی، سامنے کچھ کھادی پوش لیڈر ٹائپ لوگ بھی بیٹھے تھے، معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں آج کانگریس پارٹی کی ایک ریلی ہے، اسی میں یہ لوگ جارہے ہیں، نماز سے فارغ ہوکر ہم لوگوں نے کھانا نکالا اور سیٹ پر اخبار بچھا کر کھانا کھانے کیلئے رفقاء کے ساتھ بیٹھ گئے، سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں سے انسانی رواداری کے لحاظ سے یوں ہی اس حقیر نے کہا آیئے، جناب کھانا کھالیجئے، سامنے کے ایک کھادی پوش جن کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا کہ وہ پیشہ سے وکیل ہیں، انھوں نے کہا جی ضرور، اور یہ کہہ کر اوپر والی برتھ سے اپنے بیگ سے ٹفن نکال کر بیٹھ گئے، اور میری پلیٹ میں جس میں بھنا ہوا قیمہ نکلا ہوا تھا، اپنی سبزی نکالی اور ساتھ میں کھانے لگے، بڑی محبت سے بولے، ساتھ رہنا اور ساتھ کھانا، مسلسل وہ بڑی اپنائیت اور محبت کی باتیں کرتے رہے، دوسرے لوگوں کو بھی ہم نے کھانے کو کہا وہ سب لوگ بھی اپنے ناشتہ دان نکال کر کھانا کھانے لگے، کھانے کے بعد چائے والا آگیا، ہم نے سب کے لئے چائے لی، اور چائے پینے لگے، چائے پیتے ہوئے وکیل صاحب بولے، جی مولانا صاحب آج کل رمضان چل رہے ہیں نا، مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے رمضان کا مہینہ، سحری افطار اور راتوں کو گاؤں میں بہت رونق رہتی ہے، میں تو سال بھر انتظار کرتا ہوں، کب رمضان آئیں گے اور گاؤں میں رونق ہوگی، کہنے لگے، لوگ تو عید کے دن خوشی مناتے ہیں مگر مجھے تو بور سا لگتا ہے کہ یہ ساری رونق اب سال بھر کے لئے ختم ہورہی ہے، مزے مزے میں وکیل صاحب اپنے ساتھی سے معلوم کرنے لگے، رام کمار تمہیں معلوم ہے کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں، اس نے جواب دیا کہ جیسے ہمارے برت، ایسے ہی مسلمانوں کے روزے، وکیل صاحب نے لعن طعن کرنا شروع کردیا، کیا تمہارے گاؤں میں مسلمان نہیں رہتے؟ اس نے کہا ہاں رہتے ہیں، تو وکیل صاحب بولے، تم اپنے مسلمان بھائیوں کا کیا حق ادا کروگے، جب تمہیں ان کے نماز روزہ کے بارے میں بھی معلوم نہیں، برابر والے کیبن کے مسافر بھی بات سن کر جمع ہوگئے، وہ ایک ایک کرکے سب سے پوچھتے رہے، سب نے وہی بات کہی جو رام کمار نے کہی تھی، وہ روزہ کی حقیقت نہ معلوم ہونے پر سب کو شرمندہ کرتے رہے، اس حقیر نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو تو معلوم ہوگا کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں، وہ بولے مجھے کیوں نہ معلوم ہوگا میں تو آدھا مسلمان ہوں، میں نے عرض کیا کہ مسلمان تو آدھا ہونا ٹھیک نہیں، مسلمان کہتے ہیں ہر سچی بات کو ماننے والا، اور اپنے مالک کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والا، آدھا مسلمان تو نہیں ہونا چاہئے مسلمان تو پورا ہی ہونا چاہئے، پھر بھی آپ بتایئے کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں؟ میری قیمہ کی پلیٹ میں اپنی سبزی نکال کر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

میرے ساتھ کھانا کھانے والا، سال بھر رمضان کی رونق کا انتظار کرنے والا اور گویا اسلام پر اپنے کو پی ایچ ڈی سمجھنے والا، اس نے روزہ کے بارے میں بتانا شروع کیا: ایک بار حضرت محمد ﷺ (درود کے الفاظ بھی اس نے کسی طرح سے بولے) کی پتنی مدینہ سے بھاگ گئی، سارے اصحاب ڈھونڈتے رہے، مگر نہیں ملی، دو روز، تین روز، یہاں تک کہ ایک مہینہ تک وہ نہیں ملیں، محمد صاحب اور پورے اصحاب کے گھروں میں چولہا نہیں جلا، پھر ایک مہینہ کے بعد ایک دن ایک پہاڑ کے پیچھے وہ مل گئیں، سارے مدینہ میں میٹھی کھجوریں خوشی میں لٹائی گئیں، اس کی وجہ سے ایک مہینہ تک روزہ اور ملنے کی خوشی میں مسلمان عید مناتے ہیں۔

وکیل صاحب سے سنی ہوئی روزہ کی یہ تاریخ جب اس حقیر کو یاد آتی ہے تو اپنی دعوتی غفلت پر پانی پانی ہونے کو دل چاہتا ہے، اور اپنے علماء کے اس خیال پر حیرت ہوتی ہے کہ دعوت کی اتمام حجت ہوگئی، حق کیا ہے سب کو معلوم ہوگیا۔ میدان دعوت میں جب برادران وطن کے درمیان جانا ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام کی بنیادی چیزوں کے بارے میں بھی کتنی غلط واقفیت ہے، کتنا سنہرا موقع ہو اگر افطار کے وقت مسجد نبوی کی طرح اپنی مسجدوں کے دروازے غیر مسلموں کے لئے کھول کر انہیں مدعو کیا جائے، اور ہدایت کے نصاب کے نزول کے اس مبارک مہینے میں قرآن کے حامل اپنے برادران وطن میں اسلام کی بنیادی چیزوں کے تعارف کی کوشش کی جائے کم از کم روزہ نماز عید بقرعید جیسی ان کے سامنے ہونے والی عبادات اور مواقع کے بارے میں ان کو بتایا جائے۔

رمضان المبارک کا روحانی ماحول وحی الٰہی کو انسانی روح تک پہنچانے کا بہترین ماحول ہوتا ہے، سحر و افطار کی چہل پہل میں برادران وطن کے دل میں ماہ مبارک اور روزوں اور قرآن کے بارے میں جاننے کا تجسس بڑھ جاتا ہے، کیا اچھا ہو اس بار ہم عزم مصمم کے ساتھ مبارک کو قرآن مجید، اسلامی عقائد عبادات خصوصاً قرآن مجید کے تعارف کا مہینہ بنا کر برادران وطن تک اپنی دعوتی ذمہ داری ادا کریں۔ اس طرح جو کام ہم عام دنوں میں پورے سال میں نہیں کر سکتے وہ صرف ایک ماہ میں کر سکتے ہیں۔

قرآن مجید کی عظمت کا ایک واقعہ

کچھ لوگ ملت کے مفاد میں ایک طرح سے دفع شر کے لئے مصلحتاً مسلم مخالفت کا ایجنڈہ رکھنے والی سیاسی جماعتوں میں شامل ہوجاتے ہیں۔ مگر وہ تو فکری اور مزاجی لحاظ سے بھی بی جے پی کے رکن تھے، اور بی جے پی کی حکومت میں کیبنٹ منتری تھے، ایک غیر مسلم خاتون سے انھوں نے شادی کی تھی، جس نے اس گھر میں مندر بنا لیا تھا، اور بچوں کے نام بھی اپنے مذہب کے لحاظ سے رکھے تھے، ایک بار پرانی دہلی کے کچھ مسلمان کسی ملی کام کے سلسلہ میں ان کے گھر پہنچے، تو انھوں نے بڑی بے رحمی سے کہا، شاید آپ کو غلط فہمی ہوگئی ہے، آپ مجھے مسلمان سمجھ کر میرے پاس آگئے ہیں۔

انتقال سے تین سال قبل انھیں فالج کا عارضہ ہوگیا وہ بالکل معذور و مفلوج ہوکر بستر پر آرہے، اس تکلیف میں ان کی بے چینی اور کرب حد درجہ قابل ترس تھا، سرکاری قسم کے مولوی اور حافظ جو کسی کی سمادھی، یا کسی سیاسی لیڈر کی ارتھی پر جا کر قرآن مجید پڑھنے پہنچ جاتے ہیں، ان میں سے ایک قاری صاحب ان کے گھر پہنچے، اور ان کے گھر والوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لالچ میں قرآن مجید کی تلاوت شروع کردی، قرآن تو قیامت تک اللہ کا باعظمت کلام اور نبی آخر الزماں کا زندہ جاوید معجزہ ہے، ایسی غلط نیت کے ساتھ تلاوت کرنے کے باوجود بھی ان کو اس سخت تکلیف ، اور بے چینی میں راحت اور سکون محسوس ہوا، مطلب کے لئے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آدمی سب کچھ کرتا ہے، دین اور ایمان سے دوری کے باوجود بے چینی اور تکلیف سے نجات کے لئے وہ قاری صاحب کو بلاتے اور قرآن مجید سنتے، جب تک تلاوت ہوتی رہتی سکون رہتا، اور جب بند ہوجاتی تو بے چینی بڑھ جاتی، قاری صاحب کب تک تلاوت کرتے، انھوں نے اپنی جان بچانے کے لئے مشورہ دیا کہ ٹیپ ریکارڈ سے حرمین کے ائمہ کا قرآن مجید سن لیا کریں، اس سے اور زیادہ سکون ہوگا، اس طرح وہ ہر وقت قرآن مجید سننے لگے، جب وہ سوجاتے تو کوئی ٹیپ ریکارڈ بند کر دیتا، آنکھ کھلتی تو وہ اسے دوبارہ چالو کر لیتے، کبھی کبھی وہ قرآن مجید سن کر زار و قطار رونے لگتے، انتقال سے ایک گھنٹہ پہلے ایک صاحب ان کی عیادت کو آئے اور کسی سیاسی مسئلہ پر بات چیت کرنے لگے، تو انھوں نے بڑے درد سے روکا اور کہا، میرا وقت قریب ہے، میں احکم الحاکمین کا کلام سن رہا ہوں، آپ کہاں مجھ سے اس گندی دنیا کی باتیں کر رہے ہیں، مجھے قرآن مجید سنتے ہوئے مرنے دو، سورہ یٰس کی تلاوت سنتے سنتے ان کا انتقال ہوگیا، اور قبرستان مہندیان میں خانوادہ ولی اللہی کے بزرگوں کے جوار میں وہ دفن ہوئے۔

ایسے انسان کا حسن خاتمہ اس حقیر کو حیرت میں ڈالتا تھا کہ حسن خاتمہ کے اس رحمت بھرے فیصلہ کا بہانہ کیا ہوا؟ ان کے چچا زاد بھائی سے ایک بار ملاقات ہوئی، انہوں نے بتایا کہ کافی زمانہ پہلے وہ اپنی والدہ کے ساتھ ہمشیرہ کی شادی کا جہیز خریدنے گئے، نکاح کے لئے جوڑا خریدا، زری کا کپڑا جو پانچ سو روپئے گز تھا، اور بھی کپڑے خریدے، والدہ نے کہا بیٹا: قرآن مجید کے جزدان کا کپڑا ابھی چاہئے، لالہ جی نے بیس روپئے میٹر کا کپڑا جو جزدان کے لئے مناسب ہوسکتا تھا، نکال کر دیا، انھوں نے بیس روپئے کا نام سنتے ہی بڑے طیش میں اس تھان کو پھینک کر مارا، اور غصہ میں کہا کہ میری بہن تو پانچ سو روپئے کا کپڑے پہنے گی، اور اللہ کے کلام کے لئے بیس روپئے کا کپڑا۔ آپ کی دوکان میں جو سب سے مہنگا کپڑا ہو وہ لا کر دو، لالہ نے سات سو روپئے میٹر کا ایک کپڑا دکھایا، وہ راضی ہوگئے، والدہ نے کہا کہ بیٹا جب یہ جزدان پھٹ جائے گا تو بعد میں پتہ نہیں کیسے کپڑا کا جزدان بنائیں گے، چھ جزدان بنا کر جہیز میں دیں گے، تو انھوں نے چار میٹر کپڑا جزدان کے لئے لے لیا۔

یہ واقعہ سن کر سمجھ میں آیا کہ ایک دین سے دور بلکہ دین مخالف کے لئے قرآن مجید کو ایسی عقیدت کیساتھ سنتے ہوئے خاتمہ کا فیصلہ کیوں ہوا؟ عظمت اور عقیدت کے ساتھ یہ کہہ کر میری بہن تو پانچ سو روپئے میٹر کا کپڑا پہنے اور اللہ کے کلام کا جزدان بیس روپئے میں بنے، غصہ سے تھان کو پھینکنے کی گھڑی میں اللہ کی طرف سے ان کی قبولیت اور حسن خاتمہ کا فیصلہ لکھا گیا۔ واقعی اللہ کو اپنے کلام سے ایسا ہی تعلق ہے کہ حاملین قرآن مجید یہاں تک کہ معمولی خدام قرآن کے ساتھ ادنی سا تعلق، خدمت، محبت، ادب اور عقیدت کا جذبہ رکھنے والا آج تک کبھی محروم نہیں رہا بلکہ ضرور اس پر اللہ کی رحمت اور عطا کے فیصلے ہوئے۔

کیا اچھا ہو اس بار ہم نزول قرآن کے صدقہ میں عطا اس ماہ مبارک کے استقبال میں اپنے گھر اور اپنی مسجدوں میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخوں کو صاف کریں، ان پر خوب صورت جزدان چڑھائیں اور ان کے رکھنے کے لئے صاف خوب صورت ریک اور الماریوں کا اس طرح نظم کریں کہ ہر آنے والا دیکھ کر جان لے کہ ان ایمان لانے والوں میں سب سے زیادہ قابل احترام شے اللہ کا کلام ہے۔

اللہ اللہ! امام صاحب کا جذبۂ دعوت

مسجد میں بچوں کو قرآن پاک پڑھا کر امام صاحب بیٹھے ہوئے تھے، محلّہ کے دو تین نوجوان مشورہ کے لئے آگئے، جو الگ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

سے کچھ مشورہ کرنا چاہتے تھے، ظہر کا وقت ہونے میں ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا ایک جوان اور آ گیا، اسے بھی امام صاحب سے کوئی مسئلہ پوچھنا تھا، امام صاحب نے اس کو ذرا فاصلہ پر انتظار کرنے کو کہا، یہ نوجوان مسجد کے دروازہ کے پاس انتظار کر رہا تھا، اچانک اس نے دیکھا کہ ایک شرابی بڑبڑاتا ہوا نہ جانے کیا بکتا ہوا، مسجد کی طرف آ رہا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے وہ جوتے پہنے ہوئے مسجد میں داخل ہونے لگا، یہ نوجوان جلدی سے اٹھا اور اس شرابی کو مسجد میں داخل ہونے سے روکتے ہوئے دھکیلنے لگا، اور برا بھلا کہنے لگا کہ اتنے گندے جوتے لے کر اندر کیوں داخل ہو رہا ہے، مگر شرابی شراب کے نشہ میں دھت چیخ رہا تھا مجھے مسجد میں آنا ہے، مجھے امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا ہے، اور زور زور سے امام صاحب کو چیخ چیخ کر بلانے لگا، امام صاحب امام صاحب، مجھے نماز پڑھنی ہے، آپ مجھے نماز پڑھائیے، نوجوان بار بار اس کو مسجد سے دھکا دیتا، مگر وہ نہیں مان رہا تھا، امام صاحب کے دل میں خیال آیا کہ اللہ کا ایک بندہ شراب کے نشہ میں ہی سہی، مگر اللہ کے حضور اپنی پیشانی رکھنا چاہتا ہے، اس کے اس مسجد کے شوق کی وجہ سے، کیا عجب ہے اللہ تعالی اس کو اس گندگی سے نکال دیں، ساتھ میں بیٹھے لوگوں سے معذرت کر کے امام صاحب دروازہ پر پہنچے، اس نوجوان کو جو اس شرابی کو دھکا دے رہا تھا، ہٹایا، اپنے ہاتھوں سے شرابی کے جوتے اتارے، اس کو وضوخانہ لے کر گئے اور وضو کرایا، منھ میں ذرا غرارہ کے ساتھ کلی کرائی، اور بے وقت ایسے ہی اس کو دہنی طرف کھڑا کر کے نماز کی نیت باندھ لی، خوش الحانی سے سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی، شرابی عربی تھا، سورہ فاتحہ کی قرأت پر اس پر رقت طاری ہوگئی، امام صاحب نے سورہ فاتحہ کے بعد ﴿قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ، ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا، انہ ھو الغفور الرحیم﴾ (سورہ زمر:۵۳)

ترجمہ: اے میرے بندہ جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا، بیشک وہ بڑا غفور ہے بڑا رحیم ہے۔

اس آیت شریفہ پڑھی رکوع سجدہ کیا، دوسری رکعت میں الحمد شریف کی ابتدائی آیات پڑھ کر یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم، الذی خلقک فسوّاک، فعدلک، فی ایّ صورۃ ماشاء رکبک پڑھی اور رکوع کیا، سجدہ میں شرابی پر حد درجہ رقت طاری تھی، امام صاحب نے داہنی طرف سلام پھیرا تو دیکھا شرابی سجدہ میں سے اٹھا ہی نہیں انھوں نے اس کو ہلانے کی کوشش کی تو وہ ایک طرف لڑھک گیا اور اس کے ہونٹوں پر یا ایھا الانسان ما غرّک بربک الکریم کی آیت تھی اور شرابی جاں بحق ہو گیا۔ اللہ اللہ امام صاحب کا جذبہ شفقت، اور نیابت نبوت کا دعوتی شعور کہ انھوں نے ایک شرابی کی نشہ میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریزی کی خواہش کی لاج رکھی، اس کو شرابی سمجھ کر نوجوان کی طرح دھکا دینے کے بجائے، ان کے دل میں آیا کہ میں داعی ہوں، اور داعی کی حیثیت طبیب کی ہوتی ہے، طبیب کا منصب یہ ہے کہ آخری درجہ کے مرض میں مبتلا مریض پر شفقت اور خیر خواہی کا معاملہ کرے، اگر امت مسلمہ کا ہر فرد جس کو اللہ تعالی نے خیر امت کا عظیم لقب دے کر نیابت نبوت کے اس مشفقانہ منصب دعوت پر فائز فرمایا ہے، اسلام اور مسلمانوں سے نفرت کے نشہ میں دھت لوگوں کو مریض سمجھ کر شفقت سے ان کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی میں ان کے شرک وکفر کی گندگی کے باوجود اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز کرنے کے لالچ میں ان کا حق ادا کریں، تو نہ جانے کتنے کروڑہا کروڑ لوگ لاتقنطومن رحمۃ اللہ اور ماغرک بربک الکریم کا نعرہ لگا کر سجدہ میں جان دینے کے لئے تیار ہیں۔

ماہ مبارک کی آمد آمد ہے، اور ماہ رمضان دینی جدوجہد میں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

جلا بخشنے کے لئے آتا ہے، جس میں عام نفلوں کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے، جب عام اعمال کے اجر وثواب کا یہ عالم ہے تو دعوت وتعلیم قرآن کا اجر و ثواب کیا ہوگا، اس کے بارے میں عام ایام میں بھی اعلان ہے کہ خیرکم من تعلم القرآن وعلمه

اجر وثواب کی بے نہایت عطا کے ریہرسل میں اور نیکیاں کمانے کے اس موسم بہاراں میں آیئے اس بار ہم اللہ کے بندوں تک قرآن کا تعارف اور تعلیم کو عام کرنے میں اپنی جان کی بازی لگائیں۔

قرآنی تعارف کا خدائی کرشمہ

ویدوں پر وہ ملک بھر میں سند سمجھے جاتے ہیں، ویدوں کی تفسیر میں جہاں ہندو علماء میں اختلاف ہوتا ہے ان کی رائے فیصل ہوتی ہے، وید درشن کے نام سے ان کی ویدوں تفسیر چھپی بھی ہے، انھوں نے بڑے مجاہدے کئے ، اپنے مذہب کے مطابق انھوں نے بہت محتاط اور تقوی کی گذاری، بہت کم کھانے کی عادت، سو نا بھی بقدر ضرورت، ناجائز مال کمانے والے کے یہاں وہ کھانا نہیں کھاتے تھے، پھلت وہ ونے کٹیار کے عزیز ڈاکٹر گجیندر پنڈا کے ساتھ آئے، حد درجہ مجاہدہ کرنے سے ان کی حس بہت بڑھی ہوئی تھی، بزرگوں کی سرزمین میں آکر وہ مبہوت سے ہو گئے، پنڈا جی سے بولے، یہ بستی کیسے سچے لوگوں کی بستی ہے، میرا دل اس زمین کی طرف کھنچا جا رہا ہے، گویا میں یہاں ہی رہ پڑوں۔

راقم سطور سے انھوں نے کہا کہ یہ بات تو بالکل سچ ہے کہ قرآن مجید دھرم (مذہب) کو مکمل کرنے والا ہے، اس لئے ایک انسان کو دھرم پر عمل کرنے کے لئے قرآن کا سمجھنا ضروری ہے، اور انواد (ترجمہ) سے بات پوری طرح نہیں سمجھی جا سکتی، میرا خیال ہے کہ عربی جانے بغیر قرآن کا سمجھنا مشکل ہے، میرے مالک مجھ سے کیا کہہ رہے ہیں، اس کے لئے عربی جان کر قرآن کریم کو پڑھنا ضروری ہے، پھر خود ہی بولے کہ اگر میں آپ کے یہاں مدرسہ میں داخلہ لے لوں، تو کیا دو سال میں ایسی عربی سیکھ سکتا ہوں کہ قرآن حکیم سمجھ میں آنے لگے، میں نے کہا انشاءاللہ ضرور دو سال میں سمجھ میں آجائے گا، داخلہ کے ضابطے معلوم کئے میں نے عرض کیا کہ عید کے بعد داخلے ہوتے ہیں، انھوں نے کہا مجھے ایک فارم چاہئے، میں نے دفتر سے فارم لانے کو کہا، بولے نہیں میری اپنی ضرورت ہے، ادب کے بغیر کچھ نہیں آتا، میں خود دفتر حاضر ہو کر فارم لاؤں گا۔

راقم سطور نے ان سے سوال کیا: پنڈت جی، آپ کو قرآن حکیم سے یہ تعلق کس طرح پیدا ہوا، پنڈت راجیند رپرشاد مشرا جی بولے: اصل میں، میں ادے پور ایک راستہ سے گذر رہا تھا ایک جگہ ریڈیو سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی، میرا دل اس آواز کی طرف جھک رہا تھا، میں نے اپنے ایک شاگرد سے کہا کہ جاؤ معلوم کرو یہ کون سا گائن گایا جا رہا ہے؟ شاگرد نے واپس آکر جواب دیا: یہ عرب کے امام قرآن پڑھ رہے ہیں، میں نے اپنے شاگرد سے کہا اگر یہ قرآن ہے تو قرآن سچی ایشوری واڑی (وحی الہی) ہے، اس نے کہا یہ کیوں؟ میں نے کہا کہ ویدوں کو پڑھنے اور سننے سے جس طرح دل سے پاپ اور سیاہی کے بادل چھٹتے ہیں، قرآن کی صرف آواز سے اس سے سو گنا زیادہ میرے دل پر اثر ہو رہا ہے اور سیاہی چھٹ رہی ہے۔

اس لئے میرے دل میں یہ بات ایمان کے درجہ میں بیٹھ گئی کہ قرآن حکیم سچی ایشوری واڑی ہے، اور اس کے بعد وہ قرآن حکیم پڑھنے لگے، ابھی تک ڈپارٹمنٹ سے ان کو چھٹی نہیں مل سکی، انھوں نے کتابوں سے عربی بھی پڑھنی شروع کر دی ہے، راقم

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

سطور کا خیال یہ ہے کہ قرآن حکیم کو اللہ کا کلام سمجھنے کے یقین کے سلسلہ میں ان کے یقین کا حال علم الیقین کا نہیں بلکہ مشاہدے اور حق الیقین کا ہے۔

قرآن حکیم سے پنڈت جی کا تعلق ہمارے لئے حجت ہے کہ اگر ہم لوگوں نے دنیائے انسانیت تک قرآن کی تعلیم، قرآنی پیغام کی دعوت اور اس کے تعارف کے سلسلہ میں مجرمانہ غفلت جاری رکھی تو اللہ تعالی غیر مسلم علماء کو خود اپنی رحمت سے اس کی طرف متوجہ کریں گے، اور معلمیت کے اس منصب عالی پر ان کو فائز کر کے ان سے اپنا کام لے کر دکھا دیں گے۔

کیا اچھا ہو کہ نزول قرآن کے صدقہ میں عطا ماہ مبارک کے اس جشن بہاراں میں منصوبہ بند طریقہ پر برادران وطن کو قرآن مجید کا تعارف اور اس کا پیغام پہنچا کر اپنے خیر امت ہونے کا حق ادا کریں۔

ایک خاندان میں 72 حافظ قرآن

ایک مدرسہ کے جلسہ میں جو ایک پرانا تاریخی ادارہ تھا، جس کی قرآن مجید کی تعلیم کی ایک تابناک تاریخ تھی، اور اللہ تعالی نے اپنے فضل سے ۱۹۴۷ء کے فسادات اور تبادلہ آبادی کے نتیجہ میں ۵۰/سال تک ویران رہنے کے بعد اس مدرسہ کی نشأۃ ثانیہ اللہ تعالی نے اپنے فضل سے کرادی، اور پانچ بچوں نے قرآن مجید حفظ کیا تھا، کارکنان نے بڑے جذبہ سے لوگوں کو مدعو کیا تھا، دعا کے بعد لوگوں نے مصافحہ کا اصرار کیا، دیکھا کہ ایک جگہ سے خوب صورت شیروانیوں میں ملبوس ۵-۶ علماء، اٹھ کر ایک ساتھ آئے اور مصافحہ کے بعد اپنے مدرسہ کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے وقت مانگا، میزبانوں کو اگلے پروگرام میں وقت پر پہنچنے کا تقاضا تھا اس لئے اس حقیر سے اوران علماء سے انھوں نے اگلے پروگرام میں، جس میں ان علماء کی شرکت بھی پہلے سے طے تھی، ملاقات اور مشورہ کے لئے کہا، جو انھوں نے قبول کر لیا، اس حقیر کی پروگرام کے بعد کھانے سے پہلے ان کی ملاقات ہوئی، ان میں سے ایک نوعمر عالم نے بتایا کہ ہم چھ کے چھ حقیقی بھائی ہیں اور الحمد للہ چھ کے چھ حافظ، قاری اور مفتی ہیں، اور ہمارے بڑے بھائی آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں، میں نے حیرت سے معلوم کیا کہ آپ چھ کے چھ حقیقی بھائی ہیں اور سب کے سب حافظ، عالم اور مفتی ہیں؟ انھوں نے کہا الحمد للہ ہم دس حقیقی بھائی ہیں، اور دس کے دس عالم و حافظ ہیں، میں نے کہا آپ کے والد کسی بڑے ادارہ کے ذمہ دار ہیں؟ انھوں نے بتایا الحمد للہ ہمارے والد، دونوں چچا، اور دونوں بڑے ابو، ہماری پانچ بہنیں، چھ پھوپھیاں، سارے تائے زاد، چچا زاد بہن بھائی، سارے بھتیجے بھانجے، اور بھانجیاں سب حافظ ہیں، ہمارے دادا کی اولاد میں ۷۲/حافظ ہیں، اس حقیر نے بڑے رشک سے ان سے معلوم کیا کہ آپ کے دادا کوئی بڑے عالم اور بزرگ تھے؟ انھوں نے بتایا کہ وہ بے پڑھے لکھے، گاؤں کے مزدور آدمی تھے، کسانوں کے یہاں مزدوری کر تے تھے، وہ اچانک بیمار ہو گئے، انھیں بخار اور سخت ترین پیلیا ہو گیا، اور اتنے کمزور ہو گئے کہ مزدوری کے لائق نہیں رہ گئے، عیال دار آدمی تھے گذر اوقات کے لئے سبزی بیچنے لگے، ایک ٹوکرا سامنے رکھ کر سبزی بیچ رہے تھے کہ دو مدرسہ کے بچے سامنے سے گذرے، قرآن مجید پڑھنے والے بچوں کے چہروں پر اس کا نور تو کھلا ہی رہتا ہے، ان کے پاس گئے اور بولے بچو! تم قرآن پڑھتے ہو؟ میرے رب کا کلام پڑھتے ہو؟ ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، اوران سے درخواست کی کہ بچو! دعا کرو اللہ تعالی ہمارے بچوں کو بھی قرآن مجید کے علم سے نواز دے، دو روز کے بعد انھوں نے پھر دیکھا کہ وہی بچے ادھر سے جا رہے ہیں، انھوں نے ان کا اکرام کیا اور پوچھا، تم اپنے گھر سے آرہے ہو؟ بچوں نے بتایا کہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

سامنے گلی میں ہمارے حافظ صاحب نے مدرسہ کھولا ہے، ہم وہاں سے آرہے ہیں، انھوں نے اپنا ٹوکرا اٹھا کر مدرسہ کے دروازہ پر رکھ لیا کسی نے کہا سبزی کے گاہک تو بازار میں آتے ہیں، انھوں نے کہا اللہ نے جو روزی مقدر میں لکھی ہے وہ یہاں بھی ملے گی، یہاں میں قرآن مجید والوں کی زیارت کرتا رہوں گا، مفتی صاحب نے بتایا کہ وہ قرآن پڑھنے پڑھانے والوں سے ایسی محبت کرتے تھے کہ وہ سبزی تول رہے ہیں اور کوئی قرآن مجید کا استاذ یا طالب علم آگیا، تو ترازو چھوٹ جاتی اور عقیدت سے ان کو دیکھنے لگتے، اور محبت سے آنکھیں بہنے لگتیں، قرآن والوں سے اس عقیدت اور ڈوب کر محبت کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے خاندان میں ۲۷/ حافظ عطا فرمادیئے، مفتی صاحب نے بتایا کہ وہ کالے سے آدمی تھے، مگر قرآن مجید والوں سے محبت وعقیدت کی وجہ سے دادا کے چہرہ پر ایسا نور آگیا تھا، کہ انتقال کے وقت ان کے چہرہ کو دیکھنے والوں کی بھیڑ لگ گئی تھی۔

کون مسلمان نہیں چاہتا کہ اس کی اولاد میں حافظ بنیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی یہ دولت عطا ہو تو ہم قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے اور ان کے استخفاف و اہانت کے بجائے چند لمحے عقیدت سے ان کے نورانی بابرکت چہرہ پر محبت سے نگاہ ڈالنے کے عادی بنیں، رب کریم ہماری نسلوں میں ۲۷/ اور اس سے زیادہ حفاظ وعلماء پیدا فرمائیں گے۔ ﴿وما کان عطاء ربک محظورا﴾ تمہارے رب کی عطا میں راشننگ نہیں ہے۔

آیئے قرآن کے نزول قرآن کے صدقہ میں اس ماہ مبارک کی باد بہاری میں ہم ملت میں ان قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والوں کی عظمت اور قدردانی میں بیداری پیدا کریں اور ان کے جیسے مزید نمونے پیدا ہونے کی دعا کریں۔

بیادگار سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

مدرسہ دار العلوم عزیزیہ

مقام سٹھیڑی متصل کھتولی ضلع مظفرنگر (یوپی)

ادارہ کی خصوصیات

دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج
پرائمری سے آٹھویں کلاس تک عصری تعلیم
ابتدائی عربی درجات کی تعلیم کا نظم
دینی ماحول اور اخلاقیات پر خاص توجہ
عمدہ استعداد اور تقریر وتحریر پر توجہ
طلباء کی مسلسل بڑھتی ہوئی تعداد
سلیقہ مند اور ذمہ دار اسٹاف
صاف ستھرا اور پرفضا ماحول

زیر سرپرستی داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ العالی

قاری محمد مبین انصاری (ناظم)

Madrasa Darul Uloom Azizia
At; SATHERI, Po, Khatauli,
Distt, Muzaffar nagar-251201 (U.P.)
Mobile.No, 9319862308.

Bank Account Details:
Account No, 115201601000036
IFSC Code: corp0001152
Corporation Bank, Branch Khatauli

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

نسیم ھدایت کے جھونکے

جناب عبدالصمد ایڈوکیٹ سے ایک ملاقات

پیشکش: احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ: السلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالصمد: وعلیکم اسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

س: عبدالصمد بھائی جیسا کہ آپ اس دعوتی کیمپ میں میرے بارے میں جان ہی گئے ہیں کہ میرا نام عبدالرحمٰن ہے، اور میں بھی آپ ہی کی طرح ایک ریورٹ مسلم ہوں، میرا پرانا نام مہندر پال سنگھ تھا، لیکن اِس وقت کی میری حاضری اور آپ سے ملاقات داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر ہوئی ہے، حضرت کا مجھے حکم ہوا ہے کی میں آپ سے مل کر آپ کا انٹرویو لوں؟

ج: جی ضرور میرے بھائی یہ میری خوش نصیبی ہے کہ حضرت کا حکم ہے، اورانھوں نے میری کارگزاری اپنی کتاب میں جگہ دینے لائق سمجھی!

س: آپ کا پرانا نام کیا تھا؟ اور آپ کس طرح اسلام میں آئے؟ اسلام اپنانے کے بعد آپ پر کیسے حالات آئے؟ اور مسلمانوں کو آپ کیا میسج دینا چاہتے ہیں؟ یہ تمام باتیں آپ مجھے بتایئے!

ج: میرا نام پون کمار تھا، یہ اس وقت کی بات ہے جب میری عمر تقریباً 14 سال کی تھی، ایک دن میں سو رہا تھا تو سوتے سوتے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ میں کیوں پیدا ہوا ہوں، ایشور نے اس دنیا کو کیوں بنایا ہے، میں جن دیوی دیوتاؤں کی مورتی کی پوجا کر رہا ہوں، ارادھنا کر رہا ہوں، تو کیا میں صحیح کر رہا ہوں، اس وقت میں 9 ویں کلاس میں تھا، اور یہ خیالات پوری رات میرے ذہن میں چلتے رہے مجھے کوشش کرنے پر بھی نیند نہیں آرہی تھی، میں ایک عجیب بے چینی اور کش مکش سے جوجھ رہا تھا۔

جب صبح ہوئی تو میں بس یہی سوچ رہا تھا کہ مجھے سکون ملے، میں ایک بت پرست تھا، ہمارے گھر سے قریب دس کلومیٹر دور ایک مندر تھا ہمارے غربت کے حالات تھے، اس لئے پیدل چل کر اس مندر میں جایا کرتا تھا، ہر روز کرائے سے جاؤں ایسے حالات نہیں تھے، میں بہت بڑا بت پرست اور اندھ وشواشی تھا، اس مندر پر مجھے بہت زیادہ یقین و بھروسہ تھا، لیکن ہر روز جانے کے باوجود بھی سکون نہیں تھا، بس ایسے ان گنت سوالات مجھے گھیرے ہوئے تھے، میں آخر کیوں پیدا ہوا ہوں؟ ایشور نے ہر چیز بنائی ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچا رہی ہے، اُس نے ہر چیز مقصد کے تحت بنائی ہے، جانور بھی دودھ دیتا ہے، میں تو دودھ بھی نہیں دیتا، اسی پریشانی کے عالم میں قریب 6 مہینے گزر گئے، لیکن میرے سوالوں کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا، میں بہت سے لوگوں سے ملا لیکن کوئی حل نہیں نکلا، پھر ایک پنڈت جی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے ہنومان جی کی پوجا کرنے اور ورت رکھنے کو بتلایا، تو میں نے یہ بھی کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

پھر میں نے ایک سرکاری سکول میں داخلہ لے لیا وہاں پر میری ملاقات ایک مسلمان ٹیچر سے ہوئی جو بہت ہی نیک انسان تھے۔ الحمدللہ! وہ ٹیچر میں اسٹوڈینٹ لیکن جب بھی وہ سکول سے گھر جاتے تو مُجھ سے کہتے جاتے اچھا پون اب میں گھر جا رہا ہوں، میں ان کے اس اخلاق کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گیا کہ کوئی دوسرا ٹیچر ان غریب بستی کے لڑکوں سے پڑھائی کے علاوہ کوئی دوسری بات کرنا پسند نہیں کرتا اور ایک یہ سر ہیں کی مجھ سے بول کر گھر جاتے ہیں! میں اُن سر سے بہت زیادہ متاثر ہوگیا، پھر اُنہوں نے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مجھے توحید کی دعوت دی آخرت کے بارے میں بتایا، ایک اللہ کی دعوت دی اور سمجھانے لگے تو مجھے پورا یقین ہوگیا کہ یہ ایک سچا انسان ہے اور اس کا دین ہی سچا دین ہے، قریب ایک سال تک میری اُن سے بات چیت چلتی رہی توحید میرے سینے میں جم چکی تھی، لیکن اُنھوں نے مجھے رسالت کی دعوت نہیں دی، میں اُن سے آگے کی بات جاننے کے لیے بار بار بولتا رہا اور اس طرح پورے چار سال گزر گئے، ان چار سالوں میں میں نے اپنے ساتھ کے تمام لڑکوں کو توحید کی دعوت دی، اور جو کچھ اُنھوں نے مجھے پڑھنے کے لیے بتایا تھا وہ میں چپ چاپ پڑھتا رہتا تھا، اس لئے کہ گھر والوں کو خبر نہ لگ پائے۔

جب آگے کی جانکاری کے لیے میں نے اُن سے بار بار سوال کئے، تو اُنھوں نے میری ملاقات حضرت مولانا کلیم صدیقی صاحب سے کروائی، حضرت نے مجھے ایک کتاب دی، جس کا نام آفتاب عالم تھا، اس کتاب کو میں نے بہت ہی دھیان سے پڑھا، پڑھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح لوگوں کو دعوت پہنچائی وہ کتنے سچے اور کتنے امانت دار تھے، انسانیت کی مثال بنا کر اللہ نے اُنھیں آخری رسول بنا کر تمام انسانوں کی فلاح و کامیابی کے لیے دنیا میں بھیجا، اب میرا دل و دماغ روشن ہو چکا تھا، میرے سارے سوالوں کے جواب مل چکے تھے، میری سمجھ میں آ چکا تھا کہ ہمیں تمام لوگوں کی بھلائی کے لیے ہی اللہ نے پیدا کیا ہے، ہمیں ایک اللہ کی ہی عبادت کرنی چاہیے اور اس کے تمام غفلت میں پڑے بندوں تک اس کا پیغام پہنچانا چاہیے، اب اسلام پورے طریقے سے مجھ پر چھا چکا تھا۔ الحمدللہ اب میں مسلمان ہو چکا تھا اور اب میری دعوت میں توحید کے ساتھ رسالت بھی شامل ہو چکی تھی مجھے جو ملتا میں اس تک دعوت پہنچانے کی ضرور کوشش کرتا۔

میں شروعات میں اکیلا تھا، لیکن جیسے جیسے دعوت پہنچاتا رہا اسلام قبول کرنے والوں کی [redacted]ٹیم بنتی چلی جارہی تھی، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو میرا مذاق اڑاتے تھے، بولتے تھے اس کی تو الگ ہی دنیا ہے، پاگل ہوگیا ہے یہ، پھر میں نے اپنے دونوں بھائیوں کو دعوت دی، تو ایک نے تو دعوت دیتے ہی اسلام قبول کرلیا، اور ایک نے ایک دین کا وقت مانگا، وہ بہت بیمار رہتا تھا اس کے جسم پر پھنسی تھی، میں نے کہا اگر تو نے اسلام قبول کرلیا تو اللہ تیری بیماری صبح تک ہی ٹھیک کردے گا، بیماری اور صحت اسی کے حکم کے تابع ہے، میں نے اُسے پانی پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دی اور اُسے پینے کو کہا، اُسنے پانی پیا وہ صبح تک بالکل ٹھیک تھا الحمدللہ! اس کے تعجب کی کوئی حد نہیں تھی، وہ بول رہا تھا میں علاج کے لیے کہاں کہاں نہیں گیا، کس کس مندر میں نہیں گیا، اور تو نے اتنے یقین کے ساتھ پانی دیا اور میں ٹھیک ہوگیا۔ اس طرح الحمدللہ میرا دوسرا بھائی بھی اسلام میں آگیا۔

پھر میں نے اپنے والدین کو دعوت دی دونوں نے اَن سنا کر دیا، والد تو دوڑا دوڑا کے جوتا پھینک کر مارتے تھے، میں اسلام کو اور سیکھنے کے لیے جب مسجدوں میں جاتا تھا، تو مجھے وہاں سے بھی بے عزت کرکے بھگا دیا جاتا تھا، میں اُنھیں سمجھاتا تھا لیکن وہ سمجھتے نہیں تھے، میں نے اُن سے کہا کہ ایک دن اسلام کو سیکھ کر ضرور آپ کے پاس آؤں گا۔ الحمدللہ میری محنت سے 2016۔2017 میں قریب 4000 ہزار لوگوں کی ٹیم کھڑی ہوگئی تھی، جو میرے ساتھ برابر کام کررہی تھی، ہمارا شروعاتی ٹارگٹ 10000 لوگوں کا تھا، کہ جیسے ہی ہم دس ہزار ہوجائیں گے، ہم اعلان کردیں گے، سب کو جوڑ کر رکھنا، سب کے رابطے میں رہنا بہت مشکل تھا، لیکن مجھے میری ذمہ داری کا احساس ہر وقت رہتا تھا، مجھے بھیجا ہی میرے اللہ نے اسی کام کے لیے ہے، ہر انسان اللہ کا بندہ ہے، سب کو اُسی نے پیدا کیا ہے، مجھے اللہ نے ہدایت ہی اس لئے دی ہے کہ میں جس طرح اندھیرے میں پڑا تھا اور اللہ نے نکالا تو میری ذمہ داری ہے کہ اس سچائی کو ہر انسان تک پہنچانا ہے اور سب کو اندھیرے سے نکال کر حق کی روشنی میں لانا ہے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

لیکن جب میں مسلمانوں سے ملتا تو بہت مایوسی ہوتی، خیال آتا کہ جتنا احسان اللہ نے ان پر کیا ہے، یہ اتنی ہی لاپرواہی بھری زندگی جی رہے ہیں، ان کے لیے دین دنیا بن چکی ہے اور دنیا دین بن چکی ہے، اس لئے میں زیادہ ان کے بیچ نہیں رہتا تھا بس دعوت اور اصلاح کے نام پر ہی ان سے ملنا جلنا تھا۔

اس دور میں، میں اپنی پڑھائی کے ساتھ کوچنگ سینٹر بھی چلاتا تھا جس میں قریب 120 بچے پڑھتے تھے، لڑکے لڑکی سبھی تھے، 10ویں اور 12ویں کلاس کے بچے تھے، میں نے سب تک دعوت پہنچائی اور الحمدللہ سارے ہی بچوں نے حق کو گلے سے لگایا!

س: ماشاء اللہ، الحمدللہ، اللہ بیحد اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اسلام قبول کرنے اور اس کی دعوت دینے میں کچھ حالات پیش آئے آپ کو؟

ج: ہاں کسی کی مخبری پر ہمارے کوچنگ سینٹر پر پولیس کا چھاپا پڑ گیا اور اُنہوں نے دو لڑکوں کو اٹھالیا، لڑکوں کو اٹھا کر بہت مارا تو اُنہوں نے میرا نام بتا دیا، بس پھر کیا تھا میں سکول میں تھا اور اُنہوں نے مجھے سکول سے ہی اٹھالیا، ہزاروں کی بھیڑ تھی مجھے بہت مارا، لیکن کچھ بچانے والے بھی تھے، لیکن ان کے آگے کس کی چلتی ہے؟ مجھے گرا گرا کر کے مارا گیا، میرے سارے کپڑے پھاڑ دیئے، جسم پر کپڑے کے نام پر صرف انڈرویئر تھا، میرے بال نوچ رہے تھے، مکّے مار رہے تھے، لیکن مجھے بس ایک ہی خیال تھا کی یہ میرے اللہ کا فیصلہ ہے اُس نے مجھے چنا ہے، اپنے دین کی محنت کے لیے اور دین کی تکلیف اٹھانے کے لیے، مجھے اللہ کے دین کے لیے مارا جار ہا تھا یہ بہت بڑی بات ہے میرے لیے!

سارے ہی لوگ بجرنگ دل اور آر ایس ایس کے تھے، پولیس میں بھی ایک آدمی اُن کا تھا، گاڑی میں بھی وہی مجھے سب سے زیادہ مار رہا تھا! بس سب کا ایک ہی سوال تھا کہ تو کس کے لیے کام کرتا ہے، تجھے کہاں سے فنڈنگ آتی ہے، تو آتنک وادی ہے، لو جہادی ہے، تو نام بتا کس کے لیے کام کرتا ہے؟ کیا کسی نے تجھے لالچ دیا ہے یا کسی نے بہکایا ہے! میں نے کہا مجھے کسی نے نہیں بہکایا، ایک ایشور کی اپاسنا کرنا اور اس کی بات کرنا گناہ ہے کیا؟

اُنہوں نے مجھے تھانے میں لے جا کر بند کر دیا، تھانے میں 9 لوگ پہلے سے ہی بند تھے، مجھے موقع ملا میں نے سب کو دعوت دی، الحمدللہ 7 لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ سارے ہی لوگ میرے لیے دعا کر رہے تھے کہ ایشور ہماری ضمانت کریں یا نہ کریں، لیکن آپ کی ضمانت ضرور کروادیں۔

شام کو قریب 7 یا 8 بجے مجھے ریمانڈ پر لے کر گئے، دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے باندھ کر اور ڈنڈے سے بہت مارا، وہ بس یہی جواب چاہتے تھے کہ تو نام بتا کس کے لیے کام کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے، میں نے کہا میں لا کا سیکنڈ ایئر کا اسٹوڈینٹ ہوں، سمجھ دار ہوں، مجھے کیوں اور کیسے کوئی بہلا سکتا ہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے میرا موبائل چیک کرنے کے لیے لیا جس کے سارے گروپ اور چیٹ میں نے اپنی گرفتاری سے دو گھنٹے پہلے ہی ڈیلیٹ کر دی تھی، میرا موبائل فنگر پرنٹ لوک تھا جو کہ اس دن لوک کھولتے ہی ہینگ ہو رہا تھا، کوئی چیز اوپن نہیں ہو رہی تھی، اور تھوڑی دیر میں اس کی بیٹری اپنے آپ ڈیتھ ہوگئی، پھر وہ موبائل لاکھ کوشش کے باوجود چالو نہیں ہوا۔ یہ اللہ کی کھلی مدد تھی!

اگلے دن میری کورٹ میں پیشی تھی اور پولیس والے بول رہے تھے بیٹا تو تو گیا 14 سال کے لیے۔ اب تجھے کوئی بچا نہیں سکتا، کورٹ میں پیش ہونے کے بعد جج ہمارے ہی سماج کا تھا، اللہ نے اس کے دل کو پلٹ دیا اور اُس نے پولیس کو بہت پھٹکار لگائی اور مجھے ضمانت دے دی!

لیکن پولیس نے مجھے کورٹ میں ہی دوبارہ گرفتار کرلیا اگلا کیس بنا کر لگا دیا، وکیل اور پولیس میں کھینچ تان بھی ہوئی، میں نے وکیلوں سے کہا کہ آپ انہیں لے جانے دو مجھے کچھ نہیں ہوگا راستے میں بھی مارتے رہے اور کہنے لگے جے شری رام بول، میں نے کہا کیا ہوتا ہے جے شری رام بولنے سے، کچھ نہیں ہوتا

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

میں بول سکتا ہوں لیکن آج ہرگز نہیں بولوں گا، تم میری گردن بھی کاٹ دو تب بھی نہیں بولوں گا، وہ بول رہے تھے کہ تو کچھ بھی کر شراب پی، کچھ بھی کر، لیکن یہ سب مت کر جو کر رہا ہے۔

اُنہوں نے تھانے لاکر مجھے انچارج کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ یہ لڑکا بہت پیسے والا ہے، تیس تیس وکیل اس کی پیروی کررہے تھے، لیکن اللہ نے انچارج کے دل کو بھی بدل دیا اور اس کے پاس فون بھی آیا تھا کسی کا، لہٰذا اُس نے مجھے فوراً چھوڑنے کے آدیش دے دیئے۔

وہاں سے آتے ہی میں نے 6 مہینے کے لیے ہجرت کرلی، اس بیچ مسلمانوں نے اچھا ساتھ دیا، 6 مہینے کے بعد واپس ہوا اور محنت کی اور واپس ٹیم کھڑی ہوگئی جو کہ ڈر کے بیٹھ چکے تھے، اور اللہ کا احسان ہے کہ آج سارے لڑکے دعوت کا کام کررہے ہیں!

س: اللہ آپ کو استقامت عطا فرمائے اور آپ کی محنت و کوشش کو قبول کرے، اور آپ کو ساری انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آخر میں چاہتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کو کچھ پیغام دینا چاہیں تو ضرور دیں؟

ج: مسلمانوں کو میں کیا نصیحت کرسکتا ہوں بھائی! بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ سے بغاوت نہ کریں، اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ اللہ نے کس مقصد کے تحت آپ کو بھیجا ہے، دعوت کو اپنی زندگی میں سب سے ضروری سمجھیں، کیونکہ یہی کام ہے جس کے کرنے سے حالات بدلیں گے، اس امت کی عزت اور سربلندی دعوت کے کام کے ساتھ خاص ہے، آپ کروگے تو مجھ جیسے اور آپ جیسے کتنے لوگ نکل کر آئیں گے، جو اللہ کے دین پر محنت کرنے والے ہوں گے، اور ان کی محنت کو اللہ ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں گے۔ ان شاءاللہ

س: انشاءاللہ! اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور دونوں جہاں میں عافیت و کامیابی عطا کرے۔ السلام علیکم

ج: جی بھائی، اللہ آپ کو بھی خوش رکھے۔ وعلیکم السلام

دار العلوم للبنات

قصبہ کٹیسرہ، ضلع مظفرنگر (یوپی)

مسلمان بچیوں کی معیاری تعلیم کے لئے ایک اہم کوشش
دینیات کے ساتھ اول پرائمری سے آٹھویں تک عصری تعلیم
اول عربی سے فراغت تک دینی تعلیم
اس کے علاوہ سلائی کڑھائی کے پروفیشنل کورس بھی موجود ہیں

مولانا محمد توحید عزیز الحسینی (مہتمم)
بستی حضرت شاہ ولی اللہ، دیوبند روڈ
قصبہ کٹیسرہ ضلع مظفرنگر (یوپی)

زیر سرپرستی: داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہم

دار العلوم اصحاب صفہ

قصبہ کٹیسرہ ضلع مظفرنگر (یوپی)

دینی عصری تعلیم کا ایک معیاری ادارہ

درجہ حفظ، ہندی انگلش میڈیم اسکول، نرسری تا آٹھویں کلاس
ادارہ میں جامعہ اردو علی گڑھ کا سنٹر بھی قائم ہے

مولانا محمد توحید عزیز الحسینی (مہتمم)
بستی حضرت شاہ ولی اللہ، دیوبند روڈ
قصبہ کٹیسرہ ضلع مظفرنگر (یوپی)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

دعوتی سوالات اور میرے جوابات

جناب ریاض موسیٰ ملیباری رح

قسط: ۸

برصغیر کے معروف داعی دین جناب ریاض موسیٰ ملیباری، غیرمسلموں میں دعوت کے حوالہ سے ایک بہت معتبر نام ہے، انھوں نے اپنی پوری زندگی اور تمام توانائیاں بلکہ اپنی جمع پونجی بھی اس کار خیر کے لئے وقف کر رکھی تھی، اپنے دعوتی تجربات کی روشنی میں انھوں نے اس سلسلہ کے بہت سے سوالوں کے جواب 'دعوتی سوالات' کے نام سے مرتب کئے تھے، جنھیں ارمغان کے قارئین کے لئے قسط وار پیش کیا جارہا ہے، یہاں یہ وضاحت مفید ہوگی کہ یہ تمام جوابات دعوتی تناظر میں دیئے گئے ہیں، احکام وفتاویٰ کے لحاظ سے، اور اپنی ضرورت کے اعتبار سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔ امید ہے کہ کاروان دعوت کے مسافر اس کی روشنی میں اپنا سفر اور زیادہ کامیابی کے ساتھ طے کرسکیں گے۔ ....ادارہ

سوال: آپ ہمیشہ اُمت کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس سے کون سی جماعت مراد ہے، اس سے کوئی خاص جماعت مراد ہے یا سارے مسلمان؟

جواب: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ان ھذہٖ امتکم امۃ واحدۃً وأنا ربکم فاعبدون"

(۲۱:۹۲) "بلاشبہ یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے، اور میں تمہارا رب ہوں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔"

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا:

"وان ھذہٖ امتکم امۃ واحدۃً وأنا ربکم فاتقون"

(۲۳:۵۲) "بلاشبہ یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے، اور میں تمہارا رب ہوں، لہٰذا تم مجھ سے ہی ڈرو۔"

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی مراد وہ تمام انسان ہیں جو حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک اللہ، رسول، فرشتوں، کتابوں اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں گے۔ اس کے علاوہ

کنتم خیر امۃ (۳:۱۱۰)

اس آیت میں "**امۃ**" سے مراد 'امت محمدیہ' ہے۔

اور اسی معنی میں 'امّۃ' کا لفظ میں بار بار استعمال کرتا ہوں، موجودہ کوئی جماعت، فرقہ یا کوئی گروہ مراد نہیں ہے۔ اور دعوت کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ غیرمسلموں کو امۃ محمدیہ میں تبدیل کرنا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ 'دعوت' سے مراد کسی خاص جماعت، گروہ یا فرقہ کی طرف بلانا ہے۔

لفظ اُمت کے کہنے سے اس میں سارے فرقے شامل ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا! بنی اسرائیل میں ۷۲ر فرقے تھے اور میری اُمت میں ۷۳ر فرقے ہوں گے۔"

اس میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ ۷۳ر فرقوں کو اپنی امت سے خارج نہیں کیا، بلکہ ان کو بھی اپنی امت کہا۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: اگر کسی غیر مسلم محلے میں بعض غیر مسلمین اسلام کی دعوت سے روکتے ہیں تو کیا قرآن ان کے خلاف جنگ کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

جواب: آپ دعوتی کام کریں۔ دعوتی کام کے دوران غیرمسلمین اگر دعوت کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہوں تو آپ وہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

محلّہ چھوڑ کر دوسرے محلے میں جا کر کام کریں غیر مسلموں سے غلط بات نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی منع کرنے والوں سے جھگڑا کرنا چاہیے۔ اور آپ نے جو جنگ کا لفظ استعمال کیا ہے، وہ درست نہیں، کیونکہ قرآن میں جنگ کا حکم دینے کے لئے ایک اسلامی ریاست اور خلیفہ کا ہونا شرط ہے اور خلیفہ اسلامی فوج کو حکم دے گا، فرد اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: **قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وسواء علیھم أانذرتھم ام لم تنذرھم لایؤمنون" آپ کا ان کو ڈرانا اور نہ ڈرانا دونوں برابر ہے وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔" جب قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ایسا فرمایا دیا تو پھر دعوت کا کام کیوں کریں؟**

جواب: آپ ﷺ نے جب دعوت کا کام شروع کیا تو کچھ لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور کچھ لوگ آپ ﷺ کی مخالفت میں کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ کی مخالفت میں شدت برتنے لگے، اس وقت اللہ رب العالمین نے ان مخالفین، مشرکین کو حق سمجھنے سے دور کرنے کے لئے ان کے آگے پیچھے سے دیوار حائل کردی تاکہ وہ حق کو نہ پہچان سکیں ان لوگوں کے لئے اللہ نے قرآن میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

اس آیت میں صرف اس قسم کے ہٹ دھرم گھمنڈی، شدت پسند مخالفین کے بارے میں کہا گیا ہے اور جو لوگ شدید مخالفین ہیں ان کے بارے میں اسی آیت کے اگلے ٹکڑے میں بتایا گیا ہے۔

انما تنذرُ من اتبع الذکر وخشی الرحمان بالغیب اے نبی ﷺ آپ کا کام تو ان لوگوں کو ڈرانا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتے ہیں اور رحمٰن سے دیکھے بغیر ڈرتے ہیں۔ واللہ اعلم

سوال: **داعی کو اپنے مقام پر کام کرنا چاھئے یا اپنے مقام سے دور جاکر کام کرے؟**

جواب: قرآن مجید میں دونوں ہی طرح کے کاموں کیلئے دلیل موجود ہے لیکن اکثر انبیائے کرام نے اپنی بستی میں رہ کر ہی کام کیا ہے، حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے مصر، شام، فلسطین اور عراق وغیرہ میں گھوم پھر کر کام کیا ہے، آپ ﷺ آخری حد تک مکہ میں دعوتی کام کرتے رہے پھر بحکم خداوندی مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے یہی حال موسیٰؑ کا بھی تھا۔

داعی کے لئے اپنے مقام پر رہ کر کام کرنے میں کچھ نہ کچھ رکاوٹ پیش آنے کا خدشہ ہو تو وہ اپنے مقام سے باہر نکل کر کام کرے تو یہ زیادہ مناسب ہے۔ جب ابراہیمؑ کو اپنے مقام پر رہ کر کام کرنے میں تکلیف ہونے لگی تو آپؑ اپنے مقام کو چھوڑ کر باہر نکل کر کام کرنے لگے، بھارت کے آج کے حالات میں ایک داعی جو مناسب سمجھے وہ اس کو اختیار کرے، اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس میں دوسرا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ کا دائرہ عمل وسیع ہے تو آپ جہاں جہاں مناسب سمجھتے ہیں وہاں وہاں نکل کر کام کریں یہ زیادہ مناسب ہے بھارت جیسے ایک وسیع ملک میں رہنے ولے داعیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں جہاں مسلم آبادی ہے وہاں وہاں پہنچ کر ان کے اندر دعوتی بیداری پیدا کریں تو ضرور پورے بھارت میں ملکی سطح پر دعوتی کام پھیل جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: **دعوتی پمفلٹ اور کتابیں تقسیم کرنا، مسجدوں میں بیان کرنا اور غیر مسلموں سے شخصی ملاقات کر کے ان کے سامنے اسلام پیش کرنا، ان میں سے کونسا طریقہ رسول ﷺ اور صحابہ کرام کا ھے؟**

جواب: کتابیں تقسیم کرنا ہمیں کہیں بھی انبیاء علیھم السلام کی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

سیرت میں نہیں ملتا، ہاں آپ ﷺ نے حکمرانوں کے نام خطوط روانہ کئے تھے۔ ان دونوں میں بنیادی فرق ہے، ہماری جو کتابیں ہیں وہ صرف اور صرف مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہیں، آپ ﷺ کے خطوط میں یہ الفاظ ہیں **"اَسْلِمْ"** اسلام قبول کرو۔ اور یہ ہماری کسی بھی کتاب میں نہیں ہے، اس لئے ہماری یہ ساری کتابیں سنت نبوی ﷺ کا جو دعوتی طریقہ ہے اس سے خالی ہیں۔ آپ ﷺ کے خطوط کی طرح اگر کوئی خط، رسالہ، پمفلٹ کتابیں وغیرہ لکھے تو وہ بالکل صحیح ہے۔

مسجدوں میں بیان کرنا: یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ مسلمانوں کے لئے ہوتا ہے، غیر مسلموں کے لئے اگر کوئی بیان ہو جس میں وہ غیر مسلموں سے مخاطب ہو، اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دے تو یہ بھی دعوت میں داخل ہے، لیکن آج کے حالات میں پرنٹنگ اور بیان میں بھی "اسلم" کے انداز سے خطاب کرنا مناسب نہیں ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: قرآن عربی ہی میں کیوں ؟ جب کہ عالمی زبان انگریزی ہے ؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو سارے جہان کے لوگوں کے لئے پیغمبر ورسول بنایا، اس لئے زمین کے سینٹر میں آپ کو نبی بنا کر بھیجا اور چونکہ وہاں کی زبان عربی تھی اس لئے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ عربی زبان دوسری زبانوں کے مقابلہ میں خاص کیفیت رکھتی ہے۔ یعنی ہر زبان میں ۴۰، ۵۰ سال گزرنے کے بعد اس کے تلفظ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ سو سال قبل کی کتابیں اٹھا کر پڑھنے کی کوشش کریں تو آپ کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا۔ ۱۴۰۰/ چودہ سو سال قبل کی اَن پڑھ قوم نے جس طرح قرآن مجید کو سمجھ لیا اسی طرح آج کے نئے دور کے یونیورسٹی کے پروفیسر بھی قرآن پڑھ کر سمجھ لیتے ہیں۔ یعنی کتنا ہی زمانہ اس زبان پر گزرے، زمانے کے گزرنے سے اس زبان میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ہے۔

آپ کے سوال کی ایک کمزوری ہے کہ قرآن دنیا کی کسی بھی زبان میں آتا تو آپ یہی سوال کر سکتے تھے۔ مثلاً اگر انگریزی میں آتا تو سوال کرتے کہ انگریزی ہی میں کیوں؟ **واللہ اعلم**

سوال: کیا دعوت الی اللہ کا کام عورتوں پر بھی فرض ہے ؟

جواب: قرآن میں جہاں جہاں "یاایھاالذین اٰمنوا" کہہ کر خطاب کیا گیا ہے، اس کے مخاطب صرف مرد ہی نہیں بلکہ عورتیں بھی ہیں، اسی طرح دعوت سے متعلق جو حکم آیا ہے وہ ساری امت کے لئے ہے کیا عورتیں امت میں داخل نہیں؟

اور آپ کو معلوم ہے کہ عمر بن خطابؓ جیسے زبردست انسان نے اپنی بہن کے ذریعہ اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کی دعوت سے اسلام قبول فرمایا۔

اسلامی تاریخ میں اسلام کی دعوت وتبلیغ میں عورتوں کا بڑا کردار رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ تاتاریوں نے مسلم مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں کو لونڈی بنالیا، تو ان عورتوں نے تاتاریوں کے گھروں میں دعوت وتبلیغ کا کام شروع کر دیا، جن کی محنت سے تاتاری قوم رفتہ رفتہ مسلمان ہوگئی، یہ سارے واقعات ہماری عورتوں کو معلوم نہیں ہیں اس لئے وہ اس قسم کے سوالات کرتی ہیں۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: غیر مسلم عورتوں کو کس طرح دعوت دی جائے ؟

جواب: دعوتِ دین ایک اہم کام ہے دین کی پابندی کو سامنے رکھتے ہوئے اس کام کو کرنا چاہیے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اگر آپ کے گھر میں کوئی غیر مسلم عورت کام کرتی ہو تو آپ اپنے اہل وعیال کی موجودگی میں اس کو دین اسلام کی دعوت دیں، لیکن تنہائی میں آپ اس سے بات نہ کریں۔اسی طرح اگر پڑوسی غیر مسلموں سے آپ کے تعلقات اچھے ہوں تو ان کے اہل وعیال کی موجودگی میں ان سبھوں کو اسلام کی دعوت دیں لیکن وہاں بھی آپ تنہائی میں بات نہیں کرسکتے۔آپ کا مقصد اگر صحیح ہے تو آپ پابند شریعت اور حدود اسلامی کی پاسداری کریں گے۔واللہ اعلم

سوال:.V.H.P جیسی متشدد جماعتیں بھارت میں ہیں تو دعوت کا کام کرنا مشکل نہیں ہوگا؟

جواب: اگر سارے کے سارے .V.H.P والے مل جائیں تب بھی وہ سب ایک ابوجہل کے برابر نہیں ہو سکتے، اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ابوجہل، ابولہب، ولید بن مغیرہ، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف اور اس طرح کے دیگر افراد تھے۔واللہ اعلم

سوال: انڈیا میں ۸۰ فیصد سے زائد لوگ ہندو ہیں تو وہی لوگ انڈیا میں کیوں مذہبی تبدیلی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں؟

جواب: ان لوگوں کو ملک کی حقیقت معلوم ہے کہ یہاں کی عوام کو اسلام پسند ہے اگر سخت قانون نہ رہے گا تو وہ اسلام قبول کرلیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: ۸۰٪ فیصد ہندو ہوتے ہوئے مذہبی تبدیلی روکنے کے قانون کو کیوں پاس نہیں کر سکتے؟

جواب: ان میں اکثریت مذہبی تبدیلی کے موافق ہے، اس لئے وہ اس قانون کو نافذ نہیں کرسکتے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب

سوال: کیا بھارت میں دعوت اور اصلاح ایک ہی آدمی کو کرنا چاہیے؟

جواب: جی نہیں! دعوت اور اصلاح دونوں کام ایک ہی آدمی کو نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دونوں دو الگ انداز کے کام ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انسانوں میں کچھ بہادر ہوتے ہیں اور کچھ کم ہمت والے۔دعوتی کام کے لئے باہمت لوگوں کی ضرورت ہے لہٰذا جو ہمت والے ہیں وہ دعوتی کام کریں اور کمزور لوگ اصلاحی کام کریں تبھی اس کا نتیجہ صحیح طور پر سامنے آئے گا۔واللہ اعلم

سوال: اگر ہم اپنے پڑوسیوں دعوت دیں تو کیا ان کے گھر کے دیگر افراد ہمارے دشمن نہیں بن جائیں گے؟

جواب: داعی کو کبھی بھی ایسا نہیں سوچنا چاہیے، یہ سب شیطانی وسوسے ہیں، ہم کو تو بس اللہ کے حکم پر عمل کرنے کی فکر ہونی چاہیے، پوری دنیا چاہے دوست بن جائے یا دشمن بن جائے ہمیں اس سے کیا مطلب؟ ہمیں تو یہ سوچنا ہے کہ اگر میں لوگوں کو اللہ کے دین کی دعوت دوں گا تو اللہ میرے ساتھ کس قسم کا معاملہ کرے گا؟ اللہ رب العزت کو خوش کرنے کے راستے میں جو بھی مصیبت پریشانی آئے ان سب پر ہمیں راضی رہنا چاہیے۔صحابہ کرامؓ جنگ میں جاتے وقت یہ ہرگز نہیں سوچتے تھے کہ سارے مشرکین ہمارے دشمن ہوجائیں گے، اللہ کی مخلوق ہمارے بارے میں کیا رویہ اختیار کرے گی؟ ہمیں بھی یہ کبھی نہیں سوچنا چاہیے۔ بلکہ ہم کو یہ سوچنا ہے کہ اس کام کے کرنے کی وجہ سے ہمارا اللہ کے پاس کیا رزلٹ نکلے گا، اگر اللہ آپ سے خوش ہوگیا اور پوری دنیا آپ کی دشمن ہوگئی تو ساری دنیا مل کر آپ کا کیا بگاڑ سکتی ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تخافوھم و خافونی (تم ان سے مت ڈرو۔مجھ سے ڈرو) واللہ اعلم بالصواب

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

زکوٰۃ کیسے ادا کریں؟

مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی

زکوٰۃ کے معنی اور حکم: زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی، بڑھوتری اور برکت کے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اُن کے مال سے زکوٰۃ لو، تاکہ اُن کو پاک کرے اور بابرکت کرے اُس کی وجہ سے، اور دعا دے اُن کو''۔ (سورۃ التوبہ ۱۰۳) شرعی اصطلاح میں مال کے اُس خاص حصہ کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فقیروں ومحتاجوں کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے۔قرآن کریم کی آیات اور حضور اکرم ﷺ کے ارشادات سے زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہے، جو شخص زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔زکوٰۃ کی فرضیت ابتدائے اسلام میں ہی مکہ مکرمہ کے اندر نازل ہوچکی تھی، جیسا کہ امام تفسیر ابن کثیرؒ نے ذکر کیا ہے۔البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءِ اسلام میں زکوٰۃ کے لئے کوئی خاص نصاب یا خاص مقدار مقرر نہ تھی، بلکہ جو کچھ ایک مسلمان کی اپنی ضرورت سے بچ جاتا، اُس کا ایک بڑا حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا تھا۔نصاب کا تعین اور مقدارِ زکوٰۃ کا بیان مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ہوا۔

زکوٰۃ اور رمضان: زکوٰۃ کا رمضان میں ہی نکالنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر ہمیں صاحب نصاب بننے کی تاریخ معلوم ہے تو ایک سال گزرنے پر فوراً زکوٰۃ کی ادائیگی کردینی چاہئے خواہ کوئی سا بھی مہینہ ہو، مگر لوگ اپنے صاحب نصاب بننے کی تاریخ سے عموماً ناواقف ہوتے ہیں اور رمضان میں ایک نیکی کا اجر ستر گنا ملتا ہے تو اس لئے لوگ رمضان میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں۔زکوٰۃ ایک سال مکمل ہونے سے قبل بھی نکالی جاسکتی ہے اور اگر کسی وجہ سے کچھ تاخیر ہوجائے تو بھی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، لیکن قصداً تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے فوائد: زکوٰۃ ایک عبادت ہے، اللہ کا حکم ہے، زکوٰۃ نکالنے سے ہمیں کوئی منفعت حاصل ہو یا نہ ہو، کوئی فائدہ ملے یا نہ ملے، اللہ کے حکم کی اطاعت بذات خود مقصود ہے۔اصل مقصد تو زکوٰۃ کا یہ ہے، لیکن اللہ کا کرم ہے جو کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو اللہ اُس کو دنیاوی فوائد بھی عطا فرماتے ہیں، اُن فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی باقی مال میں برکت، اضافہ اور پاکیزگی کا سبب بنتی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ سود کو مٹاتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات کو بڑھاتا ہے'' (سورۃ البقرہ:۲۷۶) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو فرشتے اُس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! جو شخص اللہ کے راستے میں خرچ کررہا ہے اس کو اور زیادہ عطا فرما، اور اے اللہ جس شخص نے اپنے مال کو روک کر رکھ رہا ہے اور زکوٰۃ ادا نہیں کررہا ہے تو اے اللہ اس کے مال پر ہلاکت ڈال دے۔نیز حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا ہے۔ (ترمذی)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے: اُس مسلمان عاقل بالغ پر زکوٰۃ فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہو۔نصاب کا اپنی ضرورتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا شرط ہے، نیز مال پر ایک سال گزرنا بھی ضروری ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ جس کے پاس نصاب سے کم مال ہے، یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا، تو ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔۸۸ گرام سونا یا ۶۱۲ گرام چاندی یا ۶۱۲ گرام چاندی کی قیمت کے برابر نقد روپیہ یا سامانِ تجارت وغیرہ جس شخص کے پاس موجود ہے اور اُس پر ایک سال گزر گیا ہے تو اُس کو صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔غرضیکہ اگر کسی شخص کے پاس صرف سونا ہے تو وزن یعنی ۸۸ گرام سونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔اگر کسی شخص کے پاس صرف چاندی ہے تو وزن یعنی ۶۱۲ گرام چاندی پر زکوٰۃ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

واجب ہوگی، لیکن اگر سونا، چاندی اور نقدی مشترک ہے یا صرف نقدی ہے تو ۶۱۲ گرام چاندی کی قیمت کے برابر پیسہ ایک سال سے زیادہ موجود ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوجائے گی۔ مال تجارت میں زکوٰۃ کے وجوب کے لیے دو مزید شرطیں ہیں۔ بیچنے کی نیت سے خریدا تھی اور اب تک بیچنے کی نیت باقی ہے، گھر کے سازوسان حتی کہ گاڑی وغیرہ پر کوئی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

زکوٰۃ کتنی ادا کرنی ھے:

اوپر ذکر کئے گئے نصاب پر صرف ڈھائی فیصد (2.5%) زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے

سامان تجارت میں کیا کیا داخل ھے:

مال تجارت میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کو آدمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہو، لہٰذا جو لوگ Investment کی غرض سے پلاٹ خرید لیتے ہیں اور شروع ہی سے یہ نیت ہوتی ہے کہ جب اچھے پیسے ملیں گے تو اس کو فروخت کر کے اس سے نفع کمائیں گے، تو اس پلاٹ کی مالیت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن پلاٹ اس نیت سے خریدا کہ اگر موقع ہوا، تو اس پر رہائش کے لئے مکان بنوالیں گے یا موقع ہوگا تو اس کو کرائے پر چڑھادیں گے یا کبھی موقع ہوگا تو اس کو فروخت کردیں گے یعنی کوئی واضح نیت نہیں ہے بلکہ ویسے ہی خرید لیا ہے، تو اس صورت میں اس پلاٹ کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

کس دن کی مالیت معتبر ہوگی؟

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اُس دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس دن آپ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اپنے مال کا حساب لگا رہے ہیں۔ پرانے زیوارت فروخت کریں تو وہ کتنے میں فروخت ہوں گے (جو نئے زیوارت کے مقابلہ میں عموماً ۲۰ فیصد کم میں فروخت ہوتے ہیں) اُسی قیمت کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہوگا۔

سونے یا چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ:

خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور علماء وفقہاء و محدثین قرآن وسنت کی روشنی میں عورتوں کے سونے یا چاندی کے استعمالی زیور پر وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں، اگر وہ زیور نصاب کے مساوی یا زائد ہو اور اس پر ایک سال بھی گزر گیا ہو۔

ہر روپے پر سال کا گزرنا ضروری نہیں

ایک سال مال پر گزر جائے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر سال ہر ہر روپے پر مستقل سال گزرے۔ یعنی گزشتہ سال رمضان میں اگر آپ ۵ لاکھ روپے کے مالک تھے، جس پر ایک سال بھی گزر گیا تھا زکوٰۃ ادا کردی گئی تھی، اِس سال رمضان تک جو رقم آتی جاتی رہی اُس کا کوئی اعتبار نہیں، بس اِس رمضان میں دیکھ لیں کہ آپ کے پاس اب کتنی رقم ضروریات سے بچ گئی ہے، اور اُس رقم پر زکوٰۃ ادا کردیں۔ مثلاً اِس رمضان میں ۶ لاکھ روپے آپ کے پاس بچ گئے ہیں، تو ۶ لاکھ کی 2.5% زکوٰۃ ادا کردیں۔

زکوٰۃ کس کو ادا کریں ؟

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۰ میں ۸ مستحقین زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے: (۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال واسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں۔ (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ (۳) جو کارکن زکاۃ وصول کرنے پر متعین ہیں۔ (۴) جن کی دل جوئی کرنا منظور ہو۔ (۵) وہ غلام جس کی آزادی مطلوب ہو۔ (۶) قرض دار یعنی وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو۔ (۷) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔ (۸) مسافر جو حالت سفر میں تنگ دست ہوگیا ہو۔ غرضیکہ وہ حضرات جو صاحب نصاب نہیں ہیں اُن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں:

اُس شخص کو جس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے زائد بقدرِ نصاب مال موجود ہو۔ سیّد حضرات اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب، حضرت جعفرؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد مراد ہیں۔ اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ اپنے بیٹے، بیٹی، پوتا، پوتی،

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

نواسہ، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی ہے۔ کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی

نوٹ: بھائی، بہن، بھتیجہ، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاجت مند اور مستحق زکوٰۃ ہوں، انہیں زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ملتا ہے، ایک ثواب زکوٰۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ کسی تحفہ یا ہدیہ کی شکل میں بھی اِن مذکورہ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

زکوٰۃ نہ نکالنے پر وعید: سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۴۔۳۵ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کما حقہٗ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔ اُن کے لئے بڑے سخت الفاظ میں خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا کہ جو لوگ اپنے پاس سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، تو (اے نبی) آپ اُن کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے، یعنی جو لوگ اپنا پیسہ، اپنا روپیہ، اپنا سونا چاندی جمع کرتے جارہے ہیں اور اُن کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، اُن پر اللہ نے جو فریضہ عائد کیا ہے اُس کو ادا نہیں کرتے، اُن کو یہ وعید سنا دیجئے کہ ایک دردناک عذاب اُن کا انتظار کر رہا ہے۔ پھر دوسری آیت میں اُس دردناک عذاب کی تفصیل ذکر فرمائی کہ یہ دردناک عذاب اُس دن ہوگا جس دن سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اُس آدمی کی پیشانی، اُس کے پہلو اور اُس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم اس خزانے کا مزہ چکھو، جو تم اپنے لئے جمع کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس انجام بد سے محفوظ فرمائے، آمین۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مال میں زکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے یعنی پوری زکوٰۃ نہیں نکالی بلکہ کچھ زکوٰۃ نکالی اور کچھ رہ گئی تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے، لہٰذا اہتمام کرو کہ ایک ایک پائی کا صحیح حساب کرکے زکوٰۃ ادا کرو۔

چند متفرق مسائل: زکوٰۃ جس کو دی جائے اُسے یہ بتانا کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے ضروری نہیں بلکہ کسی غریب کے بچوں کو عیدی یا کسی اور نام سے دے دینا بھی کافی ہے۔ دینی مدارس میں غریب طالب علموں کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ زکوٰۃ کی رقم کو مساجد، ہسپتال، یتیم خانے اور مسافر خانے کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر عورت بھی صاحبِ نصاب ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، البتہ اگر شوہر خود ہی عورت کی طرف سے بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اپنے مال سے کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ماہ رمضان

صبر کی مت پوچھئے کیا شان ہے رمضان میں
مثلِ گل مہکا ہوا ایمان ہے رمضان میں

ماہ رمضاں سب مہینوں سے مقدس کیوں نہ ہو
عرش سے نازل ہوا قرآن ہے رمضان میں

دن میں روزہ، رات میں سجدے، تلاوت اور قیام
اہلِ ایماں کی یہی پہچان ہے رمضان میں

اپنے ہاتھوں سے خدا بخشے گا روزے کا ثواب
خلد کو پانا بہت آسان ہے رمضان میں

بیس رکعت پڑھ گئے اصحاب پیغمبر سبھی
تو بتا پھر تجھ کو کیا خلجان ہے رمضان میں

ہے بہت بد بخت جو اب بھی نہ بخشا جا سکے
باب جنت کھل گئے اعلان ہے رمضان میں

تو بھی کر اس ماہ کی تعظیم عرشی کلیری
جسم میں جب تک بھی تیرے جان ہے رمضان میں

عرشی کلیری، منگلور، ضلع ہریدوار

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

شمالی ہندوستان کی قدیم دینی اور دعوتی درس گاہ

جامعة الامام ولی اللہ الاسلامیة، پھلت ضلع مظفرنگر

مقام پوسٹ: پُھلت، ضلع مظفرنگر (یوپی)

جامعہ کے شعبہ جات

شعبہ عربی: اس شعبہ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نظام کے مطابق حفظ و تجوید اور ثانویہ اولیٰ سے عالیہ ثالثہ شریعہ (ہفتم عربی) تک تعلیم کا نظم ہے، کالج اور یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ طلبہ کیلئے عالمیت کا خصوصی نصاب ہے، جو پانچ سال پر مشتمل ہے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی: حضرت شاہ ولی اللہؒ کی دینی علمی خدمات اور تحقیقی کاموں کی اشاعت اور ان کے افکار و نظریات کی اشاعت کیلئے اس اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اکیڈمی اب تک دو درجن سے زائد کتابیں شائع کر چکی ہے۔

ماہنامہ ارمغان: اُردو زبان میں ایک رسالہ ارمغان کے نام سے 28 سالوں سے پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

فیض الاسلام ہائی اسکول: جامعہ کے زیر انتظام کے جی سے لے کر دسویں جماعت تک اُردو، عربی دینیات کے ساتھ عصری تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ یہ شعبہ یوپی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ ہے۔

دارالقضاء والافتاء: ہندوستان کی مؤقر تنظیم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام دارالقضاء (شرعی پنچایت) کا انتظام ہے، جس میں مسلمانوں کے خاندانی مسائل، نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جھگڑوں اور قضیوں کا شریعت کی روشنی میں حل کیا جاتا ہے۔

بزم ولی اللّٰھی: جامعہ کے طلبہ کی انجمن ہے جس کا مقصد طلبہ کے اندر ذوق مطالعہ پیدا کرنا اور تقریری و تحریری صلاحیتوں کو پروان چڑھانا ہے۔

شعبہ اصلاح معاشرہ: اس شعبہ کے تحت اصلاح معاشرہ کمیٹی مقامی اور علاقائی سطح پر ماہانہ اصلاحی پروگرام منعقد کراتی ہے۔

اپیل

مسلم معاشرہ کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے اور ملی امتیاز اور اسلامی تشخص کی بقا، دعوت الی اللہ اور اسلام کے تہذیبی سرمایہ کی حفاظت کے لئے جامعہ امام ولی اللہ پھلت کے کاموں اور منصوبوں کا یہ بہت مختصر تعارف ہے، اس کا تعاون اور اس کی فکر وقت کی اہم ضرورت ہے، ہم تمام اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ حضرت شاہ صاحب کے نام سے قائم اس جامعہ کے لئے ہر ممکن تعاون پیش کریں، اور عنداللہ ماجور ہوں۔

منجانب: ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی (معتمد شعبہ مالیات) موبائل: 9760977713

جامعة الامام ولی اللہ الاسلامیة، پھلت ضلع مظفرنگر

AXIS BANK A/C. No. 912010066072620 IFSC UTIB0001330

PNB A/c. No. 1823002100118308 IFSC PUNB0182300

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اسمائے گرامی سفراء حضرات بابت چندہ وصولی رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ
برائے جامعہ امام ولی اللہ اسلامیہ، پھلت

۱	حضرت مولانا اقبال صاحب	آشٹہ، مہید پور، اجین، دیواس، آگرہ، دہلی	9759027848
۲	مولانا عبدالرشید صاحب	کانپور، لکھنؤ، سیتاپور، رائے بریلی، فیض آباد، بستی	9997368338
۳	مفتی محمد عاشق صدیقی صاحب	شہید نگر، مصطفیٰ آباد، دہلی	7906853447
۴	الحاج محمد الیاس	احمد آباد، راجستھان، گڑگاؤں میوات مالیگاؤں	8273936817
۵	مولانا ریاض الدین صاحب	علی گڑھ، چنڈی گڑھ، پنجاب	9897438085
۶	مولانا نسیم صاحب	چندسینہ، پھلاودہ، شکارپور، روڑکی، مودی نگر، پھلت	9760894718
۷	ماسٹر عبدالعزیز صاحب	کھتولی، سردھنہ، موانہ، دہرہ دون، چرتھاول، ضلع میرٹھ	9897161487
۸	مولانا محمد حنیف قاسمی	حیدرآباد، پٹنہ بہار	7060450315
۹	مولانا محمد حیدر ندوی	سٹھلہ، اغوان پور	8808882054
۱۰	حافظ عبدالقدیر انصاری	دہرہ دون، بجنور، مرادآباد	9149333427
۱۱	مولانا احمد علی صاحب	بھروچ، جمبوسر، بڑودہ، سورت، بارڈولی، گودھرا	9557496045
۱۲	مولانا محمد خالد ندوی صاحب	مظفرنگر، پورقاضی، منگلور، سوجڑو	9837477570
۱۳	قاری عمران صاحب	آکولہ، بھساول، امراوتی، جل گاؤں، ناگپور	9997334790
۱۴	حسن وارث صاحب	بنارس، الہ آباد، بنگلور، میسور	8960247994
۱۵	قاری محمد مدبر صاحب	شاہ آباد، بریلی	7895753229
۱۶	قاری رفیع الدین صاحب	تھانہ، ممبرہ، بھیونڈی، شولاپور کولہاپور، پونہ	9897751167
۱۷	قاری محمد اعظم صاحب	بہٹ، سہارنپور، نکوڑ، گنگوہ، سرساوہ، یمنانگر	9760893918
۱۸	مولانا عبدالصمد صاحب	جموں وکشمیر	9997113090
۱۹	قاری محمد مبشر صاحب	اندور، کھنڈوہ، کھرگون بھوپال، بھٹکل، ممبئی	9634724385
۲۰	مولانا واجد ندوی صاحب	گلبرگہ، میرج، بیلگام	8755802030
۲۱	قاری سید نعمت اللہ ہاشمی	ناندیڑ، بیڑ، اورنگ آباد، امراوتی	8439481833
۲۲	مولانا محمد ثاقب صاحب	ہاپوڑ، سکندرآباد، ضلع بلندشہر، کانپور	8171626456
۲۳	مفتی راحت علی صدیقی قاسمی	میرٹھ واطراف	9557942062
۲۴	ماسٹر محمد اکرم صاحب	کلکتہ مغربی بنگال	9760793926

منجاب: ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی (معتمد شعبہ مالیات) موبائل: 9760977713

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

خبروں کی دنیا

News World

محمد ادریس ولی اللہی

مدرسہ مظہر العلوم قادریہ بندر جوڑ میں خطاب

۲۸ر فروری کو ریاست اتراکھنڈ کی ایک اہم دینی درس گاہ مدرسہ مظہر العلوم قادریہ بندر جوڑ ضلع ہری دوار میں ایک دعوتی دینی اجلاس کا انعقاد ہوا جس میں داعی اسلام اور جامعہ شاہ ولی اللہ پھلت کے ناظم مولانا محمد کلیم صدیقی شریک ہوئے۔اس موقع پر ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے انھوں نے فرمایا: دینی دعوت کا کام محض ایک معمولی عمل نہیں ہے بلکہ یہ ایک منصبی فریضہ اور ہماری مذہبی ذمہ داری ہے، دعوت اسلام کی طویل تاریخ سے مثالیں دے کر حضرت نے فرمایا کہ دعوت کے کام سے اسلام کو زندگی ملتی ہے، اور کعبہ کو پاسبان مہیا ہوتے ہیں۔ پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے ماہنامہ ارمغان کے مدیر مولانا وصی سلیمان ندوی نے کہا: تعلیم قوموں کے عروج وزوال کی ضمانت ہے، اور تعلیم یافتہ قومیں ہی دین اور دنیا میں آگے بڑھتی ہیں، انھوں نے اسلام میں تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ پیغمبر اسلام نے سب سے پہلے اس سطح پر دنیا میں علم وآگہی کا چراغ جلایا تھا۔ماہنامہ آئینہ مظاہر علوم کے مدیر مولانا ناصر الدین مظاہری نے قرآن کریم کی عظمت بیان کی اور تعلیم قرآن کے لئے کی جانے والی ادارہ کی کوششوں کی تعریف کی، اور اسے علاقہ کیلئے خوش آئند عمل قرار دیا۔ پروگرام میں جناب غفران انجم، پردھان فرید، احسان دانش، مفتی محمد راشد ندوی، مولانا محمد اکبر قاسمی، مولانا مبین اختر مظاہری نے خاص طور پر شرکت کی، ادارہ کے ذمہ دار مولانا مظاہر انور نے شکریہ ادا کیا۔

مدرسہ گلزار قرآنیہ کل چھپنہ کا سالانہ اجلاس عام

حالیہ ماہ مارچ کی ۲۰ر تاریخ کو ضلع غازی آباد کے قدیم و مشہور تعلیمی ادارہ جامعہ گلزار قرآنیہ کل چھپنہ مودی نگر کا سالانہ اجلاس عالم بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوا، جو داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی کی سرپرستی میں اپنا تعلیمی سفر جاری رکھے ہوئے ہے، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا وصی سلیمان ندوی نے ادارہ کی تعلیمی خدمات کی تعریف کی اور اس کے شاندار ماضی پر روشنی ڈالی، واضح ہو کہ یہاں ہر سال دینی دعوتی موضوعات پر عظیم الشان جلسے کئے جاتے رہے ہیں،، مولانا نے کہا کہ قرآن کریم میں 785 جگہ علم اور تعلیم کا صیغہ ذکر کیا گیا ہے، جس سے اسلام اور قرآن کی نظر میں تعلیم کی اہمیت معلوم ہوتی ہے ،انھوں نے دینی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس سے دنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت میں یہی علم ہے جو ہمارے کام آئے گا۔اس موقع پر مفتی مہتاب وسیم قاسمی، مولانا محمد سلطان قاسمی، مفتی محمد اکمل بھیسانی وغیرہ علماء نے خطاب کیا، پروگرام میں حفظ قرآن مکمل کرنے والے طلباء کی دستار بندی بھی کی گئی، اس کے علاوہ بچیوں کے ادارہ سے عالمیت کی تکمیل کرنے والی بچیوں کو بھی انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔

جامعہ ضیاء الرحمٰن عمر پور میں تعلیمی کانفرنس

ضلع مظفر نگر کی ایک تاریخی بستی عمر پور شاہ پور میں ایک تعلیمی کانفرنس زیر صدارت حضرت مولانا کلیم صدیقی منعقد کی گئی، جس میں علاقہ کے بڑے علماء ومشائخ نے شرکت فرمائی اور مسلمانوں کو تعلیم کے پیغام سے آشنا کیا۔اس موقع پر جامعہ کے طلباء نے تعلیمی مظاہرہ پیش کیا ،اور مقررین نے تعلیم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا، اور تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے پر توجہ دلائی، پروگرام کے شرکاء میں مولانا حماد حسینی ندوی، اور مولانا وصی سلیمان ندوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ادارہ کے مہتمم مولانا سیف اللہ مظاہری کے کلمات تشکر پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

فقہی مسائل

مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی

س: اگر روزہ کی حالت میں قئے یا منہ بھر کر پانی آجائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج: اگر بلا ارادہ از خود منھ بھر کے قئے آجائے یا پانی آجائے جو قئے کی ہی ایک صورت ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں اگر انسان قصداً قے کو نگل جائے یا جان بوجھ کر قے کرے اور وہ منہ بھر ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ) ۲۰۴/۱

س: ہم سفر میں ہیں اور افطار کا وقت ہو گیا لیکن روزہ افطار کرنے کے لئے نہ کھجور ہے اور نہ پانی تو کیا کیا جائے؟

ج: اصل میں تو روزہ دار کو پہلے سے اہتمام کرنا چاہئے کہ اس کے پاس افطار کے لئے کوئی چیز موجود ہو لیکن اگر غفلت ہو گئی تو یہ ایک مجبوری کی حالت ہے، اس کے سوا چارہ نہیں کہ آگے جہاں کچھ کھانے پینے کی چیز مل جائے وہاں روزہ افطار کرلے، یہ مجبوری کی حالت ہے جس میں انسان کے لئے گنجائش ہوتی ہے اس لئے ان شاء اللہ گناہ نہیں ہوگا۔

س: روزہ کی حالت میں نیم کی مسواک کرنا کیسا ہے؟

ج: روزہ کی حالت میں مسواک کرنا درست ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے (سنن ابی داؤد ۳۲۹/۱) اس لئے روزہ کی حالت میں مسواک کی جائے، نیم کی مسواک چاہے خشک ہو یا تر دونوں طرح کی جاسکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

س: کیا مستقل روزہ چھوڑنے والا کافر ہو جاتا ہے؟

ج: رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا اہم ترین فرض ہے، جو اس کے فرض ہونے کا انکار کردے وہ مسلمان باقی نہیں رہتا اور جو اس فرض کو ادا نہ کرے بلکہ مستقل کوتاہی کرے اور روزہ چھوڑتا رہے وہ سخت گناہ گار فاسق ہے، کافر نہیں۔

س: روزہ کی نیت کیسے کی جائے؟

ج: نیت کہتے ہیں دل کے قصد و ارادہ کو، جب ارادہ کرلیا کہ میں روزہ رکھ رہا ہوں یا میرا روزہ ہے تو بس یہ کافی ہے زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے، روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا، اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں، تو پھر روزہ نہ ہوگا۔

س: رمضان کے روزہ کی نیت کب تک کرسکتا ہے؟

ج: رمضان کے روزے کی نیت رات سے کرلینا بہتر ہے اور رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کرسکتا ہے؛ بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

س: کیا ٹوتھ پیسٹ روزہ کی حالت میں کرسکتے ہیں؟

ج: ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلہ سے دانت صاف کرنا روزہ میں مکروہ ہے، بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا بھی مکروہ ہے۔

س: اگر تراویح کی دو یا چار رکعتیں نکل گئیں تو ان کو وتر کے پہلے پڑھے یا بعد میں؟

ج: صورت مسئولہ میں جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئی ہو تو جب امام وتر کی جماعت کرائے اس کو بھی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے، اپنی باقی ماندہ تراویح بعد میں پوری کرے۔

س: روزہ کی حالت میں سفر پر نکل گیا یا روزہ نہیں تھا اور سفر سے گھر پہنچ گیا ان دونوں صورتوں میں کیا حکم ہوگا؟

ج: روزہ رکھ کر سفر شروع کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے، اور کچھ کھانے پینے کے بعد سفر سے وطن واپس آگیا تو باقی دن کھانے پینے سے بچے، اور اگر ابھی کچھ کھایا پیا نہیں تھا اور وطن میں ایسے وقت آگیا جب کہ روزہ کی نیت ہوسکتی ہو یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرلے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

صفحہ ۴۰ کا بقیہ

لکھا جاتا ہے کہ قانون کا نہ جاننا سب سے بڑا قانونی جرم ہے، آپ کسی جج کو عدالت میں یا کسی پولیس والے کو یہ کہہ کر جرم و سزا سے بچ نہیں سکتے کہ ہمیں تو معلوم نہیں تھا کہ ہمارے ملک میں چوری جرم ہے، یا اسمیک یا ہیروئین کا کاروبار غیر قانونی ہے۔ اس صورت میں آپ پر دو جرم عائد ہوں گے، ایک قانون کو نہ جاننے کا، اور ایک قانون کی خلاف ورزی کا۔

اس حقیر نے عرض کیا کہ مہاشے جی میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ آپ ایک بار قرآن کو صحیح پریچے کے ساتھ پڑھیں، کہ میں اپنے دیالو، مہربان رحمٰن ورحیم اپنے مالک کی طرف سے میرے لئے بھیجا گیا پریم پتر پڑھ رہا ہوں۔ مجھے امید ہی نہیں یقین ہے کہ جب اس طرح پر آپ قرآن مجید پڑھیں گے تو آپ کو خودگرو (فخر) ہوگا کہ میرے مالک نے مجھے کیسا پیارا گرنتھ دیا اور پڑھوایا ہے۔

اور اگر آپ کو پھر بھی اس قرآن میں کوئی بات قابل اعتراض لگے تو یہ آپ کا اور آپ کے مالک کا معاملہ ہے، آپ کا ہر وقت اپنے مالک سے وادسنواد ہوسکتا ہے، آپ خود مالک سے شکایت کیجئے، کہ مالک آپ نے اپنے پریم پتر میں یہ کیا لکھا؟ ہم کون ہوتے ہیں کباب میں ہڈی بننے والے؟ کوئی بھی ڈاکیا سے، یا سرکاری نوٹس لانے والے سے نہیں جھگڑتا کہ ایسا خط اور نوٹس ہمیں کیوں دے رہے ہو؟ آپ نے کچھ کیا ہوگا تو سرکاری سمن یا نوٹس آیا ہے؟ اس لئے آپ سیدھے سرکار سے رابطہ کریں

اس کے بعد حضرت والا کی صدارتی تقریر ہوئی، پروگرام کے بعد مجھے بھی حضرت مولانا کے ساتھ دہلی واپس آنا تھا، شرکاء کے کھانے کا نظم کیا گیا تھا، وہ صاحب جنھوں نے یہ سوال کیا تھا آکر اس حقیر سے چمٹ گئے اور دیر تک گلے لگے رہے، اور کہنے لگے: آپ نے پورے جیون کی سیاہی میری دھودی، جب انھیں معلوم ہوا کہ ہم کھانے میں ساتھ نہیں رہیں گے، تو بڑے مایوس ہوئے، بار بار حضرت مولانا سے درخواست کرکے مجھے کھانے پر کچھ دیر ساتھ بیٹھنے کے لئے روک لیا، حضرت والا نے بھی رکنے کا حکم دیا، بار بار عجیب کیفیت کے ساتھ یہ بات دوہراتے رہے، کہ واقعی آپ نے کیا بات کہی، ہم سدا قرآن کو مسلمانوں کا یعنی آتنک وادی قوم کا دھارمک گرنتھ سمجھتے تھے۔

اس کے بعد چند مہینوں میں قرآن کو اپنے مالک کی طرف سے اپنے لئے بھیجا گیا پریم پتر اور منشور کا فائنل، آخری، مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ ایڈیشن پڑھنے کے نتیجہ میں نبی اکرم ﷺ پر نازل شدہ اس زندہ جاوید معجزہ قرآن مجید نے ان کے دل و دماغ اور روح کو مسخر کرلیا اور اسلام کے خلاف پورے شہر میں جارحانہ ترین حملہ آور کو، اسلام اور مسلم کی حیثیت سے سربراہی کرنے کے لئے اس بندے کو اللہ تعالی نے ہدایت عطا فرمائی۔ اب اس شخص نے نہ صرف یہ کہ اسلام مخالفت سے توبہ کرلی ہے بلکہ اسلام کا ایک اچھا داعی ہے۔

اس لئے نہ صرف ہماری بلکہ انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت اور اس کے ساتھ سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ قرآن مجید کا تعارف یہ غلط فہمی دور کرکے کہ قرآن مجید مسلمانوں کا دھارمک گرنتھ ہے، اس کا صحیح تعارف یہ ہے کہ پوری انسانیت کے پیدا کرنے والے دیالو، کرپالو، رحمٰن ورحیم ہم سب کے مالک کی طرف سے پوری انسانیت کے لئے بھیجا گیا ازلی و ابدی منشور کا آخری، مکمل، اپ ٹو ڈیٹ ایڈیشن ہے، کرا کے اس کو پوری انسانیت تک ان کی عقلی سطح کے مطابق ان کی زبانوں میں پہنچایا جائے، جو بحیثیت خیر امت ہماری منصبی ذمہ داری بھی ہے۔

آیئے اس نزول قرآن مجید کے صدقہ میں عطا کئے گئے رحمت وبرکت، نیکیوں اور اجر وثواب کے اس ماہ مبارک کے اس موسم بہار میں ہم اپنی منصبی ذمہ داری کو ادا کرکے اپنے اللہ کے حضور سرخ روئی حاصل کرنے کا عزم کریں اور اس بار ہم ماہ مبارک کو عظمت قرآن اور صحیح تعارف قرآن کا مہینہ بنائیں۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

قرآن کریم کا صحیح تعارف

ہر تقریر کے بعد سوال و جواب کا وقفہ رکھا گیا تھا، آنجہانی سوامی اگنی ویش کی تقریر ختم ہوئی تو سامعین نے، جن میں سونی پت شہر کے تمام مشہور مذہبی خصوصا ہندو تنظیموں اور سیاسی قائدین جمع کئے گئے تھے، بڑے جارحانہ انداز سے سوالات سوامی جی سے کئے، سوامی اگنی ویش جی نے چونکہ بہت ہی حاضر جواب، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے مقرر تھے، بڑے جارحانہ انداز میں لاجواب کرنے والے جواب دیئے، اسی دوران سامعین میں سے شہر کے وشو ہندو پریشد کے ایک مکھیہ سنچالک کھڑے ہوئے اور بولے: سوامی جی! آپ نے یہ کہا کہ سارے دھرم اور دھارمک گرنتھ امن اور شانتی کا پیغام دیتے ہیں، مگر قرآن میں کافروں کو قتل کرنے کو جگہ جگہ کہا گیا ہے، قرآن کہاں شانتی اور امن کی بات کرتا ہے؟

سوامی جی نے اپنا جارحانہ رخ بدل کر سنجیدہ ہوکر جواب دیا کہ اصل میں دھارمک گرنتھوں کی ایک زبان ہوتی ہے، اس کی ویاکھیا (تشریح) اس مذہب کے جاننے والے سے ہی معلوم کرنی چاہئے، جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ مطلب ان آیتوں کا نہیں ہے، اور آپ کے یہاں ایک بڑا مدرسہ عیدگاہ میں ہے، وہاں جا کر آپ قرآن کے وِدّوانوں سے ان آیتوں کا مطلب سمجھئے۔

یہ حقیر جلسہ کی نظامت کر رہا تھا، سوامی جی سے اجازت لے کر میں نے ان صاحب سے عرض کیا کہ دل کی بات زبان پر آنا بہت اچھا ہے، اگر آپ صاف صاف سوال نہ کرتے تو کیسے پتہ لگتا کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کے (پریچے) میں بڑی غلط فہمی (Mis-understanding) ہوئی ہے، اور اس غلط فہمی کی وجہ ہم مسلمان ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ قرآن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے اور یہی سمجھ کر سارے سنسار کے لوگ قرآن پڑھتے ہیں، اور خود مسلمان بھی۔ کہ قرآن مسلمانوں کو دھارمک گرنتھ ہے۔ حالانکہ قرآن نے خود بار بار اپنا تعارف کرایا ہے، قرآن میں ایک شبد بھی ایسا نہیں جہاں قرآن نے، یا سچے نبی اور مالک کے انتم سندیشٹا (آخری رسول) جن پر قرآن نازل ہوا، ایک بار بھی یہ نہیں بتایا کہ قرآن صرف مسلمانوں کا دھارمک گرنتھ ہے۔ قرآن مجید کا صحیح اور سچا پریچے اور تعارف یہ ہے کہ پورے برہمانڈ (کائنات) کے پیدا کرنے والے، ماں کی چھاتیوں میں ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہمارے لئے دودھ بھیجنے والے، اور ساری ماؤں کو ممتا دینے والے مالک اور پالن ہار کی طرف سے، ساری نعمتوں سے فائدہ اٹھانے اور یہ زندگی اور اس کے بعد کی ہمیشہ کی زندگی کو کامیابی، خوشی اور عزت سے گذارنے کا طریقہ اور احکم الحاکمین مالک کائنات کی طرف سے طے کیا گیا قانون (سنودھان) منشور، فائنل، آخری، مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ ایڈیشن، اور رحمٰن و رحیم رب کی طرف سے گویا پریم پتر کا نام قرآن مجید ہے۔ جس کو پڑھنا سمجھنا اور عمل کرنا سوامی جی کے لئے، پنڈت جی کے لئے، کسی فادر اور گرنتھی کے لئے، اور سمست مانو جاتی (تمام انسانوں) کے لئے اتنا ہی ضروری ہے، جتنا اس پروگرام کے صدر اور ہم سب کے بڑے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کے لئے ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیائے دوس (یوم جزا) میں اس سلسلہ میں مسلمان پھنسیں گے اور ان سے سوال ہوگا کہ ان کے ذمہ مالک نے قرآن کا صحیح پریچے کرا کے، ساری انسانیت تک ان کی زبانوں میں قرآن پہنچانے کی ذمہ داری دی تھی، اور انھوں نے وہ ذمہ داری ادا نہیں کی۔ مگر اس کی وجہ سے آپ یا سوامی جی بچ نہیں سکتے کہ ہمیں قرآن مجید کا یہ تعارف حاصل نہیں تھا، اس لئے کہ قانون کی ساری کتابوں کے ٹائٹل پر یہ جملہ

آخری صفحہ

بقیہ صفحہ ۳۹ پر

مولانا محمّد کلیم صدیقی